مشرقی دجالی محاذ

(۱) اس عاجز نے لکھا ہے کہ اسے ایسے قرائن اور آثار سے استفادہ کا موقع ملا ہے جن سے متبادر ہوتا ہے کہ ابلیس کو کبی مقتدرہ کی دجالِ اکبر سے ٹیلی کانفرنسنگ کرانے کی حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔

(۲) کوکبی مقتدرہ کی آئندہ کی ضروریات کے مطابق چین کو مرکز اصلی اور مرکز عملی بنانے کے علاوہ اس اعتبار سے بھی تعمیر کیا جا رہا ہے کہ وہ دجالِ اکبر کی استقبال گاہ یا فرودگاہ بن سکے۔ چنانچہ اسے نہایت سرعت کے ساتھ:

(۱)	قمری مہم	(Lunar Exploration)
(۲)	بین سیارگانی مہم	(Inter-Planetary Exploration)
(۳)	بین ستارگانی مہم	(Inter-Steller Exploration)——اور
(۴)	بین کہکشانی مہم	(Inter-Galactic Exploration)

کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

دجالِ اکبر کی فرودگاہ کے لئے 'مناسب جگہ' کوکبی مقتدرہ کے لئے چین ہی بن سکتا ہے۔ وہ سب سے قریبی جگہ ہے۔ اس کے علاوہ ان امور کے لئے مناسب مقامات صرف درج ذیل باقی رہتے ہیں:

(۱)	وسط بحرالکاہل	(Central Pacific Ocean)

Marfat.com

(۲)	وسط بحراوقیانوس	(Central Atlantic Ocean)

سردست موجود لانچنگ پیڈس (Launching Pads) قمری مہم جیسی ضرورتوں کو پورا کرنے کی گنجائش رکھتے ہیں لیکن جہاں تک بین سیارگانی جہازوں، بین ستارگانی جہازوں اور بین کہکشانی جہازوں کی فرودگاہ کا معاملہ ہے تو روئے ارض کی کوئی بری جگہ کوکبی مقتدرہ کے لئے مناسب نہیں ہوگی۔

(۳) بعض قرائن کا دقیق مطالعہ اس عاجز کو یہ باور کرا رہا ہے کہ کوکبی مقتدرہ دجالِ اکبر کو چین میں اتارنا چاہتا ہے۔ بعض قرائن سے ایسا لگتا ہے کہ اس نے اس تعلق سے دو متوازی انتظامات کئے ہیں۔

(۴) جزیرۃ العرب کی فرودگاہ: کوکبی مقتدرہ کے لئے اپنے مقاصد کی تکمیل اور اپنے اہداف تک رسائی کے لئے سب سے قریب ترین جگہ حرمین شریفین کے قریب کی کوئی جگہ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ کوکبی مقتدرہ نے دجال اکبر کو براہ راست روئے ارض پر اتارنے کے لئے جس جگہ آج سے تیس سال قبل انتظامات کر رکھے ہیں وہ جگہ حرمین شریفین سے قریب ترین جگہ ربع الخالی ہے۔ لیکن شروع سے ہی بوجوہ یہ جگہ دجال اکبر کو اتارنے کے لئے غیر محفوظ سمجھی جاتی رہی ہے۔

(۵) مشرق کی فرودگاہ: جزیرۃ العرب کی فرودگاہ کے غیر محفوظ اور نامناسب تسلیم کر لئے جانے کے بعد دوسری سب سے قریب ترین فرودگاہ جو روئے ارض کی واحد مستقل فرودگاہ بھی بننے کی ساری خصوصیات رکھتی ہے مشرق کی فرودگاہ ہوگی۔ اور مشرق کی ایسی فرودگاہ صرف چین میں بن سکتی ہے۔

(۶) اس تعلق سے احادیث میں مذکور بیانات قابلِ غور ہیں:

(۱) "انه کان یتعوذ من فتنة المشرق" (آپ ﷺ مشرق کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے تھے) ـــــ رواہ الطبرانی

(۲) انه یخرج من یهودیة اصبهان حتی یاتی المدینة، فینزل ناحیتها ـــــ حتی یاتی الشام مدینة فلسطین بباب لد ـــــ (دجال اصبہان کے یہودیوں کے درمیان نکلے گا۔ یہاں تک کہ المدینہ آئے گا اور اس کے قریب اترے گا۔ پھر وہ شام آئے گا فلسطین کا شہر ـــــ لد کے دروازہ پر ـــــ (رواہ احمد)

(۳) یخرج الدجال من قبل اصبهان (دجال اصبہان کی طرف سے نکلے گا)۔ رواہ الطبرانی۔

(۴) الااخبرکم انه فی بحر الشام ـــــ بل فی بحر العراق ـــــ یخرج حین یخرج من بلدة یقال لها اصبهان من قریة من قراها یقال لها رستقا باذ (کیا میں تمہیں خبر دوں کہ دجال بحر الشام میں ہے ـــــ بلکہ بحر عراق میں ہے ـــــ وہ نکلے گا جب اسے نکلنا ہے ایک شہر میں جسے اصبہان کہا جاتا ہے۔ بستیوں کی ایک بستی جسے رستقاباذ کہا جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی۔

انی لانظر إلی مواقع عدوالله المسیح، انه یقبل حتی ینزل من کذا حتی .....(میں دجال کے اترنے کے مقامات کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ آئے گا یہاں تک کہ وہاں یا وہاں اترے گا یہاں تک کہ .....) رواہ الطبرانی۔

Marfat.com

(۶)انہ یجئ من قبل المشرق (دجال مشرق سے آئے گا)۔رواہ الطبرانی۔

(۷) سوف یظہر علی الارض کلہا إلا الحرم و بیت المقدس (دجال عن قریب پوری زمین پر ظاہر ہوگا سوائے حرم اور بیت مقدس کے۔)رواہ احمد۔

(۸) فیخرج الدجال في اعراض الناس۔ فیہزم من قبل المشرق (دجال کھلی جگہ پر نکلے گا اور جو لوگ مشرق میں ہوں گے وہ ہار جائیں گے۔رواہ احمد والطبرانی۔

یہاں اس بات کی گنجائش نہیں کہ ان احادیث سے بحث کی جائے۔ ان امور کو درج کرنے کی غرض سرِ دست صرف یہ ہے کہ تمام حدیثیں کم از کم یہ ظاہر کرتی ہیں کہ دجالِ اکبر مشرق سے آئے گا۔

(۷) تاریخ سے واقف حضرات خوب جانتے ہیں کہ ساری دنیا کو گزشتہ چھ سو سالوں سے تہہ بالا کر دینے والی بنیادی وجہ کیا کارفرما رہی ہیں۔ گزشتہ چھ سو سالوں کی مغربی استعمار کی تاریخ دراصل در پردہ کوکبی مقتدرہ کی اپنے اہداف تک پہنچنے کی تاریخ رہی ہے۔ اپنے انہیں اہداف تک پہنچنے کی ضرورت نے انہیں ساری دنیا کو تہہ و بالا کر دینے پر مجبور کر دیا۔ کوکبی مقتدرہ کے دو اہداف رہے ہیں اور یہ دونوں اہداف دجالِ اکبر سے متعلق ہیں۔ یہ دونوں اہداف درج ذیل دو امور کی تلاش ہیں:

(۸) پہلی تلاش: پہلی تلاش یوٹوپیا کی تلاش (Exploration of Utopia) تھی اسی مجنونانہ تلاش میں بحر و بر اور اب فضا اور خلاء کو چھان مارنے کے لئے انہوں نے استعمار قائم

کیے۔یوٹوپیا(Utopia) کی تلاش دراصل کوکبیوں کے مسیح یعنی دجال اکبر کی تلاش کا دوسرا نام ہے۔

(۹) دوسری تلاش: کوکبی مقتدرہ کی دوسری مجنونانہ تلاش کے تین پہلو ہیں جن کے تین عنوانات ہیں:

(۱)	عظیم ایشائی شکار	(The Great Asian Game)
(۲)	خطا کی تلاش	(The Expedition To Cathay)—— اور
(۳)	شاہراہ ریشم کی تلاش	(The Expedition To Silk Route)

کوکبی مقتدرہ کی دوسری مجنونانہ تلاش کے یہ تینوں عنوانات دراصل دجال اکبر کی فرودگاہ کی تعمیر، اس کے آنے کے راستے کو کھولنے اور اس کے جنگی تھیٹر(War Theatre) کی تیاری کے دوسرے نام ہیں۔

(۱۰) کوکبی مقتدرہ نے پوری چھ صدیاں انہیں دو مہموں میں صرف کی ہیں۔

(۱۱) اس عاجز کے نزدیک چین ہی دجالِ اکبر کی مستقل فرودگاہ ہوگا۔یعنی دجال اکبر بین سیارگانی جہاز یا بین ستارگانی جہاز یا بین کہکشانی جہاز سے پہلی بار ورئے ارض پر جہاں اترے گا وہ چین ہی ہوگا۔قرین قیاس ہے کہ وہاں سے پھر ارضی جہازوں کے ذریعہ وہ سفر کرے گا اور اس دوران جہاں جہاں اترے گا اسی کا ذکر کبھی اصبہان، مدینہ کے نواح اور کبھی لدّ کے نام سے کیا گیا ہے۔

(۱۲) شاہراہِ ریشم(Silk Route) دراصل شاہراہ دجال ہے۔یعنی وہ شاہراہ جو دجالی تھیٹر کے بیچوں بیچ شرقاً غرباً پوری روئے زمین کو قطع کرے گی۔یہی مطلع الشمس اور مغرب الشمس کو ملانے والی شاہراہ ہوگی۔اگر چنّل (Chunnel) اور برطانیہ سے نیویارک تک براہ

Marfat.com

گرین لینڈ زیرِ تعمیر سرنگ (Tunnel) کو ملحوظ رکھا جائے تو کوئی مقتدرہ نے روئے ارض کو جاپان سے براہ ایشیاء یوروپ کیلیفورنیا کے مغربی ساحل تک بری طور پر مربوط کر دیا ہے۔

(۱۳) عظیم ایشیائی شکار (The Great Asian Game) کو اگر مدنظر رکھا جائے تو کوئی مقتدرہ کی ایک اور کوشش ضرور ہوگی جو اس شاہراہ ریشم کی دریافت اور پھر سے کھولنے کی اصلی غایت کو پوری طرح مکمل کر دے گی اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنا دے گی۔ اور وہ کوشش ہوگی اس دجالی شاہراہ کو شمالاً جنوباً قطع کرنے والی بڑی شاہ راہ اور سہولیات (Facilities) کی تعمیر کو جلد از جلد پوری کرنا۔

(۱۴) اس عاجز کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ برما کو قطع کر کے چین اور قازقستان ہوتے ہوئے ماسکو جانے والی شاہ راہ اور وسطی ایشیا سے گوادر آنے والی شاہراہ اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے زیرِ تعمیر ہیں۔ شاید اسی صورتِ حال کا اندازہ برما میں بڑی بندرگاہ اور گوادر (Gawadar) کی بندرگاہ میں کوئی مقتدرہ کی اس دلچسپی کو دیکھ کر ہوتا ہے جس کا اظہار ادھر چند سالوں سے ہو رہا ہے۔

Marfat.com

انہدام

(۱) کوبکی مقتدرہ میں جیسا کہ عرض کیا گیا اس وقت عظیم زلزلہ آ گیا جب ایک سال کے اندر اندر پانچ نا قابلِ یقین واقعات حقیقت بن کر سامنے آ گئے۔ یہ پانچ واقعات تھے:

(۱) 9 نومبر 1960: 9 نومبر 1960 کو سینیٹر جان ایف کینیڈی ـــــ ایک رومن کیتھولک عیسائی ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کا صدر منتخب ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

(۲) 20 جنوری 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے صدر کا عہدہ سنبھالنے میں وہ کیتھولک عیسائی کامیاب ہو گیا۔

(۳) 25 مئی 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے اس کیتھولک عیسائی صدر نے کوبکی مقتدرہ کے روکنے کے باوجود امریکی کانگریس کے جوائنٹ سیشن کو خطاب کرتے ہوئے "Urgent National Need" کے عنوان سے اپنے پروگرام کا برملا اعلان کر دیا۔

(۴) 3 جون 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے نو منتخب کیتھولک صدر کینیڈی اور سودیت یونین کے وزیر اعظم خروشچیف کا ویینا (Vienna) میں کوبکی مقتدرہ کی مرضی کے برخلاف باہم ملاقات کر لینے میں کامیاب ہو جانا۔

(۵) 20 نومبر 1961: روسی آرتھوڈوکس چرچ کو عالمی عیسائی تنظیم ورلڈ کاونسل

آف چرچز (World Council of Churches) کا رکن بنالیا جانا۔

حقیقتِ واقعہ یہ ہے کے 25 مئی 1961 کا دن ہی دراصل عالمِ عیسائیت کا عالم یہودیت کی پانچ سو سالہ غلامی کے خلاف اعلان جنگ تھا جس نے آنے والے دنوں کی پوری تاریخ کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ کوبکی مقتدرہ نے عظیم تبدیلی اور اس کے تحت انہدام (Disruption) کا فیصلہ کرلیا۔

(۶) کوبکی مقتدرہ نے اتنا تاریخی اور عظیم فیصلہ لینے میں دیر نہیں کی۔ اس کی واحد وجہ مشہور مقولہ ـــــ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے ـــــ میں مضمر ہے۔ جب ایک پروٹسٹنٹ ملک کا ایک پروٹسٹنٹ شخص اڈولف ہٹلر چانسلر اور پھر فیوہرر (Fuhrer) بن کر اتنی بڑی تعویق (Retardation) پیدا کرسکتا ہے تو ایک رومن کیتھولک شخص ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کا صدر بن کر کیا کچھ نہیں کرسکتا ہے۔ چنانچہ 1961 کے ختم ہوتے ہوتے کوبکی مقتدرہ نے عظیم تبدیلی اور اس کے تحت انہدام (Disruption) کا فیصلہ کرلیا۔

(۷) کوبکی مقتدرہ کے انہدام (Disruption) کے اس فیصلہ کے تحت دو عظیم کام سرانجام دیئے جانے تھے جو درج ذیل ہیں:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ کا انہدام،

(۲) سوویت یونین کا انہدام ـــــ اور

(۳) کوبکی مقتدرہ یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی چین منتقلی۔

(۸) چنانچہ کوبکی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کی طویل مدتی منصوبہ بندی (Perspective Planning) پر عمل درآمد کا آغاز کردیا۔ لیکن یہ کام نہ آسان تھا نہ اسے فوری کرنا ممکن۔ لہذا اس کے لئے ایک عظیم اور پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی۔

Marfat.com

(۹) انہدام (Disruption) کی پیچیدہ منصوبہ بندی کے منہج کا ایک پہلو چار نکات پر مشتمل تھا۔ یہ چار نکات درج ذیل ہیں:

(۱) جن ملکوں کو منصوبۂ انہدام (Disruption) کے تحت منہدم کرنا ہے انہیں کوئی مقتدرہ کے کسی دوسرے روایتی دشمن سے پہلے متصادم کر دینا۔

(۲) ایسا تصادم پیدا کر کے اسے طول دینا تا کہ منصوبۂ انہدام (Disruption) کے تحت منہدم کیا جانے والا ملک اور کوئی مقتدرہ کی مخالف قوت ایک طرف اپنی طاقت باہم ضائع کریں اور دوسری طرف وہ نہ کوئی مقتدرہ کی طرف توجہ دے سکیں نہ اپنی صلاحیتوں کو کسی دوسرے تعمیری مصرف میں لگا سکیں۔

(۳) منصوبۂ انہدام (Disruption) کے تحت ڈھائے جانے والے ملک کے انہدام کی کارروائی کی خوشنما اور دل کو لگتی ہوئی یہ توجیہ پیدا کی جائے کہ متصادم فریق اس کی تباہی کا باعث ہوا۔

(۴) اس تصادم کے نتیجہ میں کوئی مقتدرہ کا چوتھا منصوبہ ــــــــ یعنی یہودیت۔ عیسائیت معرکہ آرائی اسلام۔ عیسائیت معرکہ آرائی میں تبدیل ہو جائے ــــــــ پورا ہو۔

(۱۰) انہدام (Disruption) کی منصوبہ بندی کے منہج کی دوسری اہم بات ہے منہدم کئے جانے والے ملکوں کی حقیقی زمین کو انہدام (Disruption) کے لئے تیار کرنا۔ اس حقیقی زمین کی تیاری سے مراد درج ذیل امور ہیں:

(۱) منہدم کئے جانے والے ملک میں سیاسی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا

(۲) منہدم کئے جانے والے ملک میں انتظامی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا

Marfat.com

(۳) منہدم کئے جانے والے ملک میں معاشی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(۴) منہدم کئے جانے والے ملک میں علمی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(۵) منہدم کئے جانے والے ملک میں تکنیکی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(٦) منہدم کئے جانے والے ملک میں علمی اور فنی تحقیقی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

جب کسی ملک میں ایک عرصے تک انحطاط اور افراتفری کے واقعات ہوتے اور سامنے آتے رہتے ہیں تو پھر انہدام (Disruption) ایک فطری اور حقیقی عمل یا نتیجہ معلوم ہونے لگتا ہے اور عوام وخواص کے اذہان اور قلوب اسے ایک فطری اور حقیقی عمل یا نتیجہ مان لیتے ہیں اور اصل حقیقت سے نظر ہٹ جاتی ہے کہ یہ عمل مصنوعی طور پر اور کوکبی مقتدرہ کی جانب سے ہو رہا ہے۔

(۱۱) کوکبی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کا آغاز بیک وقت امریکہ اور سوویت یونین دونوں جگہ کر دیا لیکن انہدام کے کام کو مکمل کرنے کی مدت کی تعیین میں سب سے پہلے سوویت یونین (USSR) کا انتخاب عمل میں آیا۔ یا یوں کہا جائے کہ انہدام کا عمل سب سے پہلے سوویت یونین میں ختم کیا جانا طے پا گیا۔

(۱۲) سوویت یونین: انہدام کا سوویت یونین میں آغاز با ضابطہ طور پر خروشچیف (Khruschev) کے ہٹائے جانے اور بریزنیف (Brezhnev) کے لائے جانے سے 1964 میں ہوا۔

(۱۳) سوویت یونین میں انہدام (Disruption) کے دوسرے مرحلے کا آغاز فروری 1976 میں کیا گیا جب وہاں سیاسی، تنفیذی، معاشی، اور صنعتی انحطاط نازک مرحلہ میں داخل ہو چکا تھا۔

Marfat.com

(۱۴) انہدام(Disruption) کی عظیم منصوبہ بندی کے تحت تین مرحلوں میں سوویت یونین کوافغانستان میں الجھادیا گیا۔یہ تین مرحلے تھے:

(۱)	17جولائی 1973:	ظاہرشاہ کا تختہ الٹ کرداؤدکوصدر بنادینا۔
(۲)	27اپریل 1978:	داؤدکا قتل اورافغانستان میں ترہ کئی کا قبضہ ہوجانا۔
(۳)	27 دسمبر 1979:	افغانستان پرسوویت حملہ اور جہادافغانستان کا آغاز ہونا۔

(۱۵) کوکبی مقتدرہ کے ذریعہ سوویت یونین میں انہدام (Disruption) کا آخری مرحلہ گورباچیف(Gorbachev) کی آمد سے 1985 میں شروع ہوا۔انہدام کا یہ مرحلہ دو بنیادی اصولوں پرمبنی تھا:

(۱) گلاس نوسٹ(Glasnost): گلاس نوسٹ کا مفہوم ہے"کھلا پن"۔

(۲) پیسریس ٹروئکا(Perestroika): پیسریس ٹروئکا کا مفہوم ہے"تعمیرنو"۔

(۱۶) 1989 کے ختم ہوتے ہوتے کوکبی مقتدرہ نے سوویت یونین کا انہدام مکمل کر لیا تھا۔

(۱۷) ریاستہائے متحدہ امریکہ: انہدام کا امریکہ میں آغاز باضابطہ طور پر جان ایف کینیڈی کے قتل 20 نومبر 1963 سے ہوا۔لیکن بوجوہ اس میں تیزی سوویت یونین کے انہدام کے بعد 1989 میں آئی۔کوکبی مقتدرہ کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انہدام (Disruption) کا عمل اتنا آسان نہیں تھا جتنا سوویت یونین میں تھا۔

(۱۸) کوکبی مقتدرہ کے ذریعہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انہدام (Disruption) کے عمل کا پیٹرن کم وبیش وہی تھا جو سوویت یونین میں رکھا گیا۔یہ بالکل جداگانہ بات ہے کہ جہاں سوویت یونین میں کوکبی مقتدرہ مخالف قطب نہایت کمزور تھا امریکہ

Marfat.com

میں وہ اتنا کمزور ثابت نہیں ہوا۔ لہذا بار بار دام تزویر میں گرفتار ہو جانے کے باوجود کوبکی مقتدرہ مخالف قطب خود کو باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یا کم از کم اتنی آسانی سے دام تزویر میں نہ آسکا یا خود کو جلد باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔

(۱۹) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کوبکی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کے لئے موافق حقیقی زمین کی تیاری کا آغاز نومبر 1960 سے ہی کر دیا تھا۔

(۲۰) انہدام (Disruption) کی عظیم منصوبہ بندی کے تحت کوبکی مقتدرہ نے متعدد بار اس بات کی کوشش کی کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کسی تصادم میں گرفتار ہو جائے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے لئے کوبکی مقتدرہ کے جال سے بچ نکلنا اتنا آسان نہ تھا تاہم بعض اوقات بآسانی اور بعض اوقات بہت بھاری قیمت ادا کر کے امریکہ ان تصادمات سے باہر نکل آیا۔ قابلِ ذکر تصادمات درج ذیل ہیں:

(۱) 24 اکتوبر تا 20 نومبر 1961: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ اور سوویت یونین کو کیوبا میں تصادم کا شکار بنا دینے کی کوشش ہوئی ——— روس میں خروشچیف اور امریکہ میں کینیڈی کی دانش مندی تصادم کو ٹالنے میں کامیاب ہو گئی 28 اکتوبر کو روس نے کیوبا میں میزائلوں کو منہدم کر دیا اور 20 نومبر کو امریکہ نے کیوبا کا محاصرہ ختم کر دیا۔

(۲) 2 اگست 1964 تا 3 مارچ 1973: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو کوبکی مقتدرہ نے ویت نام کی خوفناک جنگ میں الجھا دیا۔ بہت بھاری قیمت ادا کر کے بالآخر امریکہ 3 مارچ 1973 کو اس سے باہر آسکا۔

(۳) 4 اگست 1990 تا مارچ 1991: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو کوبکی مقتدرہ

Marfat.com

نے جنگ خلیج اول میں الجھانے کی کوشش کی۔ بعض روداد کے تجزیہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوبکی مقتدرہ کی مرضیات کے علی الرغم امریکی صدر جارج ایچ ڈبلیو بش (George H.W. Bush, 1989-1993) سو گھنٹوں کی جنگ کے بعد باہر نکل آنے میں کامیاب ہوگیا۔ یہ بات کوبکی مقتدرہ کو بہت ناگوار ہوئی چنانچہ اسے ''ادھورا کام'' "Unfinished Job" اور ''کٹی پھٹی فتح'' "Rugged Victory" کا نام دیا گیا۔ ناگوار بات یہ تھی کہ امریکی فوجیں کویت کی بازیابی کے بعد رک کیوں گئیں وہ بغداد کے خاتمے تک آگے کیوں نہیں بڑھیں۔

(۴) 11 ستمبر 2001 تا این وقت: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو نام نہاد دہشت گردی (Terrorism) کی جنگ میں الجھا دیا گیا ہے جس کی چار روئیں ہیں:

(۱) پہلی رو: نام نہاد اسلامی انتہا پسندی ـــــ جسے عالمی دہشت گردی کا نام دیا گیا ہے ـــــ کے خلاف جنگ۔

(۲) دوسری رو: 9/11 کے مبینہ حملہ آوروں جن کے تانے بانے (Network) عالمی ہیں ـــــ کے خلاف جنگ۔

(۳) تیسری رو: ان قوتوں کو مبینہ طور پر پناہ دینے والے ممالک کے خلاف جنگ۔

(۴) چوتھی رو: عام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں (WMD) کے مبینہ حامل مسلم ممالک کے خلاف جنگ۔

اس حوالے سے کوبکی مقتدرہ نے امریکہ کو اب تک افغانستان اور عراق میں براہ راست اور بری طرح الجھا دیا ہے۔

Marfat.com

(۲۱) کوبکی مقتدرہ کے انہدام (Disruption) کے پیچیدہ منصوبہ کی دوسری شق کے مطابق ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حقیقی زمین کو انہدام کے لئے تیار کرنے کا عمل ـــــ جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا نومبر 1960 میں ہی شروع کر دیا گیا تھا۔

(۲۲) انہدام (Disruption) کا یہ منصوبہ 1960 سے درج ذیل طریقہ سے آگے بڑھایا جا رہا ہے:

(۱)	معاشی انحطاط/انہدام	**Economic Disruption**
(۲)	علمی و تکنیکی انحطاط/انہدام	**Scientific & Technological Disruption**
(۳)	تنفیذی و انتظامی انحطاط/انہدام	**Administrative & Bucaurocratic Disruption**
(۴)	سیاسی انحطاط/انہدام	**Political Disruption**

(۲۳) معاشی انحطاط/انہدام (Economic Disruption):

(۱) عالمی مالی انحطاط/انہدام

(International Financial Disruption):

(الف) چونکہ امریکہ دنیا کی سب سے بڑی مالی اور معاشی طاقت تھا اس لئے اس کا معاشی انہدام کرنا سوویت یونین کی طرح آسان کام نہیں تھا۔ لہذا کوبکی مقتدرہ نے اپنے عالمی وسائل کو بروئے کار لا کر 1960 سے ایک نئے مالی طریقۂ کار کا اجراء کیا۔ یہ اجراء دراصل اس لئے کیا گیا تھا تا کہ امریکہ کا مالی انحطاط و انہدام شروع ہو جائے اور ساری دنیا پر امریکہ کا معاشی غلبہ ختم ہو

Marfat.com

جائے۔ اس نئے مالی طریقۂ کار کا نام ہے بین ا لاقوامی تمویل(International Invesment) کا آغاز جس کا دوسرا نام ہے ملٹی نیشنل کارپوریشنز(Multinational Corporations) کا قیام۔چنانچہ 1960 میں اچانک منصۂ شہود پر آکر دیکھتے دیکھتے ان MNC's نے تکنیکی برتری اور مالی وسائل کی زبردست طاقت کے ذریعہ پوری دنیا پر قبضہ کرلیا۔اس کا سب سے بڑا اثر یہ ہوا کہ امریکہ کا مالی غلبہ پوری دنیا سے ختم ہوکر ایسی کمپنیوں کے ہاتھوں میں چلا گیا جو دراصل کوکبی مقتدرہ کے ذیلی ادارے تھے۔اس طرح یکا یک دنیا میں ایک نئے بین الاقوامی مالیاتی سسٹم

(International Monetary System) کا آغاز ہوگیا جس پر امریکہ کا کوئی اثر نہ تھا۔

تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Layna Mosley: Global Capital & National Governments: Cambridge University Press, 2003.

(2) Fortune No. 13, 2nd August, 2004: 2004 Global 500: The World's Largest Corporations.

(ب) کوکبی مقتدرہ نے 1960 سے پوری دنیا میں زبردست بین الاقوامی نقدی کی کمی(Shortage of International Liquidity) پیدا کردی اور اس طرح عالمی طور پر آزاد تجارت(Free Trade) کو تقریباً مفلوج کردیا۔

(ج) 1970 کی پوری دہائی میں کوبکی مقتدرہ نے پوری دنیا میں اپنے ذیلی اداروں کی طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے افراط زر میں اضافہ (Rising World Inflation) کو مسلسل اور مستقل حالت بنادیا جس نے پوری دنیا میں بشمول امریکہ بین القوامی ادائگیوں (International Payments) میں زبردست عدم توازن (Imbalance) پیدا کردیا اور ساری دنیا میں معاشی ترقی (Economic Growth) کو خطرہ پیدا کردیا۔

(د) 1972 آتے آتے دنیا کی صورتِ حال اب تر ہوگئی اور اس طرح کوبکی مقتدرہ کے دوادارے آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بینک (WB) کے ایک نئے رول اور کردار کا اجراء ہوا۔ ان کا رول اب وسیع الاطراف ہوگیا اور اس طرح انہوں نے اسپیشل ڈراونگ رائٹز (SDRs) کے ذریعہ پوری دنیا کے اکثر ممالک کو براہِ راست غلام بنالیا۔

(۲) امریکی مالی انحطاط/انہدام:

(ا) 1960: امریکہ میں ادائیگیوں کے خسارے (Payment Deficit) کا زبردست آغاز ہوگیا۔ چنانچہ پوری دنیا میں ڈالر بے وقار ہوگیا۔ جس کا لازمی نتیجہ برآمد ہوا ـــــ ڈالر کا سونے کے تناظر میں Devaluation۔ یہ صورتِ حال جاکر ختم ہوئی ڈالر کا دوسری کرنسیوں کے مقابلے میں Devaluation پر۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سونے کی طلب میں اضافہ ہوگیا۔

(۲) 1968: صرف آٹھ سالوں میں امریکہ کی مالی حالت اور مالی ادائیگیوں کی صورتِ حال اتنی ابتر ہوگئی کہ ساری دنیا کے سنٹرل بنک کے سربراہان کی

ایک میٹنگ بلانی پڑی جس میں فیصلہ لیا گیا کہ اب دنیا میں سونے کے دو بازار (Two Markets of Gold) کام کریں اور امریکہ کو اسے بادل ناخواستہ مان لینا پڑا۔

(۳) 1970: اگلے دو سالوں میں امریکہ کی مالی حالت مزید ابتر ہوگئی اور اس کے ادائیگی خسارے (Payments Deficit) میں تاریخ کا سب سے بڑا اضافہ ہو گیا۔ اب امریکہ تیزی سے مقروض ہونے لگا۔

(۴) 1971: امریکہ کے ذمہ واجب الادا قرضوں کی حالت یہ ہوگئی کہ امریکہ کو جرمنی کو مجبوراً اجازت دینی پڑی کہ ڈوئچے مارک کی قیمت میں ڈالر (US Dollar) کے مقابلے میں اضافہ (Floating upward) کردے۔

(۵) 1971: امریکہ کے اس فیصلہ نے امریکہ کے لئے ایک مالی بحران پیدا کر دیا ۔ چنانچہ ڈالر کی حالت اتنی خراب ہوگئی کہ امریکہ کو مجبور ہو کر ڈالر کے سونے میں تبادلہ کو معطل (Suspension of Convertibility of Dollar into Gold) کرنا پڑا۔

(۶) 1971: اس بگڑی ہوئی صورت حال کو سنبھالنے کے لئے امریکہ کو دسمبر 1971 کو (Smithsonian Agreement) مجبوراً تسلیم کر لینا پڑا جس کے تحت (Realignment of Exchange Rate) کیا گیا۔ اس طرح سونے کے مقابلے میں ڈالر Devalue ہوگیا۔

(۷) 1973: امریکہ کی مالی صورتِ حال مسلسل بگڑتی گئی۔ 1973 آتے آتے امریکہ کی صورتِ حال کرنٹ اکاونٹ میں ادائیگی

کے حوالے سے (Balance of Payment on Current Account)
مزید خراب ہوگئی۔ چنانچہ ٹھیک ایسے موقع پر کوبکی مقتدرہ نے ایک
نئے (International Monetary System) کو جاری کیا اس
طرح Bretton Wood System کا خاتمہ ہوگیا اور ایک نیا مالی نظام
نافذالعمل ہوگیا۔ اس کے تحت لچک دار تبادلہ شرح (Flexible Exchange
Rate) نافذ کیا گیا اور امریکہ کو اسے مجبوراً قبول کرنا پڑا۔

(۸) 1973:1973 سے ایک عالمی بحران کا آغاز ہوا۔ اگرچہ اس کا آغاز مشرق
وسطیٰ سے ہوا لیکن اس کا سب سے زیادہ فائدہ کوبکی مقتدرہ کو ہوا۔ تیل پیدا کرنے
والے ملکوں کے فیصلہ نے تیل کا بحران (Oil Crisis) پیدا کردیا۔ تیل پیدا
کرنے والے ملکوں بالخصوص عربوں کا یہ عمل صرف سیاسی یا جذباتی تھا جس کا خود
عربوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ بلاشبہ کوبکی مقتدرہ کے مالیاتی ادارے نئی آمدنی
سے شکم سیر ضرور ہوگئے۔ امریکہ کی حالت مزید ابتر ہوگئی۔

(۹) 1982:1982 میں کوبکی مقتدرہ نے ساری دنیا میں Recession لادیا۔

(۱۰) 1984:1984 میں دنیا کی مالی تاریخ میں ایک عجوبہ وقوع پزیر ہوا۔ آج تک
یہ بات معمہ ہے کہ 1984 میں امریکہ کی معشیت اچانک اور بلا سبب
بہتری (Recovery) کی طرف آگئی ہر چند کہ ڈالر کی قیمت میں اضافہ ہورہا تھا۔

(۱۱) 1984: پھر دیکھتے دیکھتے اچانک دوسرا عجوبہ وقوع پزیر ہونے لگا۔ امریکہ کی
معشیت اچانک پھر دھسنے لگی جس کا ساری دنیا پر اثر پڑنے لگا۔

(۱۲) 1985: ڈالر کی قیمت مسلسل گرنے لگی اور روکنے کی تدبیر کے باوجود اس کا

Marfat.com

گرنا جاری رہا۔ ڈالر کی قیمت ہر تدبیر کے باوجود گرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ 1988 آ گیا۔ ادھر تب تک سوویت یونین کا انہدام آخری مرحلہ تک پہنچ چکا تھا اور ادھر امریکی زمین انہدام کے لئے پوری طرح تیار ہو چکی تھی۔

(۱۳) 1987:1987 میں ساری دنیا میں مالی بحران پیدا ہو گیا۔ ادھر ڈالر کی قیمت تھی کہ مسلسل گھٹ رہی تھی۔

(۱۴) 1960:2004 سے ڈالر مسلسل کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ ڈالر کی قیمت مسلسل گرتی جا رہی ہے۔ چنانچہ دسمبر 2004 آتے آتے اس کی صورت ابتر ہو چکی ہے۔

جریدہ اکانومسٹ:

Economist: Special Report: The Future of the Dollar; The Passing of the Buck December 4, 2004)

لکھتا ہے:

"This Combinations of events has led some economists to ponder the once unthinkable: might the dollar lose its Reserve Currency Status?"

ترجمہ: حوادث کے مجموعہ نے بعض ماہرین معاشیات کو ایک ایسی بات کے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے جس کا کبھی تصور کرنا بھی محال تھا: کیا ڈالر (Reserve Currency Status) کھو چکا ہے؟۔

اس صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے وہ مزید لکھتا ہے:

"Where the dollar has failed is as a store of value. Since 1960 the dollar has fallen by around

Marfat.com

two-thirds against the Euro :(using Germany's Currency as a proxy before 1999) and the Yen..... Never before has the guardian of the world's main reserve currency been its biggest debtor. And a debtor may be tempted to use devaluation to reduce its external deficit-hardly a desirable property for reserve currency."

ترجمہ: ڈالر جہاں ناکام ہوگیا ہے وہ ہے بحیثیت مخزن قدر۔ 1960 سے ڈالر مسلسل گر رہا ہے۔ اس کی گراوٹ یورو (Euro) اور ین (Yen) کے مقابلے میں ہے ——— اس سے پہلے کبھی بھی عالمی قدر کے مخزن کا نگراں خود سب سے بڑا مقروض نہیں تھا۔

گویا تاریخ کا مسلسل جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی مقتدرہ نے 1960 سے لے کر اب تک امریکہ کی اقتصادیات کو پوری طرح کھوکھلا کر دیا ہے۔ (مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں):

(1) OECD's Economic Outlook, 2004.

(2) The Economist: January 1, 2005: "In Search of Golden Egg" & "Further to Fall".

(۳) غیر شمار کردہ معیشت: (Unaccounted-Budgeted-Economy)

امریکہ بنیادی طور پر دو طرح کی معیشت پر ایستادہ رہا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کی معیشت کا بجٹ ظاہر اور زیر شمار ہوتا ہے جب کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی

معیشت لامعلوم اور مخفی اور ہر طرح کی شماریات سے پرے ہوتی ہے۔1960 کے بعد ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی لامعلوم اور مخفی معیشت امریکہ سے غائب ہونے لگی جس نے پورے ملک میں لا معلوم ،ناقابلِ گرفت اور ناقابلِ فہم عدم استحکام پیدا کردیا ہے۔تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(Chris Sanders & Catherine Austin Fitts: The Black Budget of The United States: The Engine of a "Negative Return Economy", World Affairs, Vol. 8, No. 2).

(۴) کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ ریاستہائے متحدہ امریکہ پر تازہ ترین حملہ جو دراصل 1960 میں MNC's کی نئی فوج کے میدان میں لانے کے بعد اس نوعیت کا دوسرا سب سے بڑا حملہ ہے ایک نئے طریقہ سے کیا گیا ہے جسے موجودہ عہد کی اصطلاح میں (Off-Shore-Outsourcing) کہا جاتا ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ (Off-Shore-Outsourcing) کا حملہ امریکہ کے لئے Coup-de-Grace ثابت ہوگا۔اب ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ امریکہ زیادہ دیر تک مزاحمت نہیں کرسکتا۔ان تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

Daniel W. Drezner: The Outsourcing Bogeyman" in Foreign Affairs May/June, 2004.

(۲۴) علمی وتکنیکی انحطاط/انہدام)

(Scientific & Technological Disruption)

(۱) 25 مئی 1961 کو صدر کینیڈی کے خطاب "Urgent National Need"

Marfat.com

سے بپھر کر امریکہ کے خلاف کوبکی مقتدرہ کی وہ خوف ناک جنگ شروع ہوگئی جس کا مقصد کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ جلد از جلد ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو علمی اور تکنیکی طور پر ڈھا کر اور منہدم کر کے کھنڈر میں تبدیل کر دینا تھا۔ چنانچہ چار مرحلوں میں علمی و تکنیکی انحطاط یا انہدام (Disruption) کا منصوبہ پورا کیا جانے لگا۔ یہ چار طریقے درج ذیل ہیں:

(۱) امریکہ میں واقع اعلیٰ ترین کوبکی علمی و تکنیکی اداروں کو ختم کر دینا اور ان کے تعاون سے امریکی اداروں کو محروم کر دینا۔

(۲) کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ امریکی کانگریس کے دونوں ایوانوں پر دباؤ ڈال کر امریکی اعلیٰ ترین علمی و تکنیکی اداروں کو مالی تنگی میں مبتلا کر دینا اور ان کے لئے قلیل مالی بجٹ کی منظوری دینا۔

(۳) کوبکی مقتدرہ کے معاشی اور صنعتی اداروں کے ذریعہ خالص امریکی اعلیٰ ترین تکنیکی تحقیقی اداروں کو ملنے والے تعاون کو ختم کر دینا۔

(۴) ان سب رکاوٹوں کے باوجود جاری رکھے جانے والے کاموں کو تخریبی اور دیگر ذرائع سے سبوتاژ کرنا۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں 1961 کے معا بعد اعلیٰ ترین علمی و تکنیکی انحطاط یا انہدام درج ذیل ہیں:

(۱) جیٹ پروپلسن لیبورٹری (Jet Propulsion Laboratory) کا انحطاط اور انہدام۔

(۲) کیلیفورنیا انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی (Caltech) کا انحطاط اور انہدام۔

(۳) ناسا(NASA) کاانحطاط اورانہدام۔

ان اداروں کے انحطاط اورانہدام کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Clayton R. Koppes: JPL And The American Space Programme: Yale University Press: New Haven, 1982.

(2) Carl Sagan: Pale Blue Dot: A vision of the Human Future in Space, Random House Inc., 1994.

(3) Victor K. McElheny: Watson and DNA: Making A Scientific Revolution: Perseus Publication, New York, 2003.

(۳) گزشتہ چالیس سالوں کے دوران امریکہ کے تقریباً تمام اعلیٰ ترین علمی اور تکنیکی ادارے منہدم کر دیئے گئے ہیں۔ وہاں تکنیکی انحطاط کا آخری دور شروع ہو چکا ہے۔ کوبکی مقتدرہ کے بعض شعبے امریکہ کو شدید ذہنی تناؤ میں مبتلا کرنے اور رکھنے کے لئے پرائیوٹ مہم جوئی کر رہے ہیں۔ مثلاً گزشتہ ایک سال میں خلا میں جانے کی پرائیویٹ کوشش۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Carl Franklin: Why Innovation Fails: Spiro Press, London, 2003.

(2) Banking on Technology: The Economist Technology Quarterly, The Economist 6th September, 2003.

Marfat.com

(۴) کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ گزشتہ چالس سالوں میں امریکہ کے علمی اور تکنیکی انحطاط اور انہدام کا کام اتنا آگے بڑھ چکا ہے اور امریکہ اس قدر پس ماندہ بنادیا گیا ہے کہ کوبکی مقتدرہ اب دوسرے مرحلے میں ان امور کو امریکی عوام کی نظروں میں معاشرتی اور عوامی مسئلہ بنا کر پوری امریکی قوم کو ذہنی تشنج میں مبتلا کردینا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کا حالیہ مظاہرہ 2004 میں اس وقت ہوا جب امریکہ میں انتخابات ہونے جارہے تھے۔ عالمی طور پر شہرت یافتہ اور فی الواقع کوبکی مقتدرہ کے دو علمی ستون ـــــ دو اعلیٰ ترین سائنس جریدوں ـــــ

(۱) نیچر (Nature) ـــــ اور

(۲) سائنس (Science) ـــــ

نے بالترتیب 15 اور 20 سوالات کے ذریعہ امریکی صدارت کے حالیہ امیدواروں کے توسط سے امریکی عوام کو اس علمی اور تکنیکی انہدام کے تناظر میں ہیجان اور تشنج میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔

یہی کام ایک اور شہرت یافتہ پریشر گروپ (Pressure Group) ـــــ یونین آف کن سرنڈ سائن ٹسٹس (Union of Concerned Scientists) مسلسل کرتا آرہا ہے۔

(۲۵) تنفیذی اور انتظامی انحطاط/انہدام

(Administrative & Bureaucratic Disruption)

(۱) کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ دنیا کو بالواسطہ اور بلاواسطہ پوری شدت سے باور کرایا جارہا ہے کہ امریکہ اب ایک پس ماندہ ملک ہو چکا ہے۔ وہاں تنفیذی اور انتظامی

Marfat.com

انحطاط اپنے عروج پر ہیں اور اب امریکہ اس حوالے سے قابلِ اعتماد نہیں رہا۔ 1963 سے کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ امریکہ کو تنفیذی اور انتظامی طور پر منہدم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ عمل نہ صرف اندرونی اور حقیقی طور پر ہورہا ہے بلکہ اب اس کا خوب خوب پروپیگنڈہ کیا جانے لگا ہے۔ امریکی تاریخ میں درج ذیل بحران اسی کی علامت ہیں:

(۱) واٹرگٹ اسکینڈل (Watergate Scandal)

(۲) ٹاور کمیشن معاملہ (Tower Commission Affair)

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے جس صدر نے کوبکی مقتدرہ کی تنفیذی اور انتظامی انہدام کو روکنے یا انہدام کی مزاحمت کرنے کی کوشش کی اس کے خلاف کوبکی مقتدرہ نے زبردست مہم جوئی کی تاکہ اس کے دور میں تنفیذی اور انتظامی انحطاط کو زیادہ سے زیادہ ابھار کر پیش کیا جائے۔ چنانچہ ریگن، جارج۔ایچ۔ڈبلیو بش، کلنٹن اور جارج ڈبلیو بش اس اعتبار سے سرفہرست ہیں۔

حالیہ دنوں میں شائع ہونے والے مندرجہ ذیل چند مطبوعات کا جو شخص بھی دقیق مطالعہ کرے گا وہ اس نکتہ کو بخوبی پا جائے گا:

(1) The Complete Investigation: The 9/11 Report: The National Commission on Terrorist Attacks Upon the United States: Saint Martin's Press, August 2004.

(2) Richard A. Clarke: Against All Enemies: Simon & Schuster, New York, 2004.

Marfat.com

(3) Seymour M. Hersh: Chain of Command: The Road From 9/11 To Abu Graib: Harper Collins Publishers, New York, 2004.

(۳) کوبکی مقتدرہ اس نکتے کو واضح کرنے کے لئے کچھ دوسرے ذرائع بھی استعمال کرتا رہا ہے جنہیں خفیہ بالواسطہ ذرائع کہا جاسکتا ہے۔حالیہ دنوں میں استعمال کئے گئے ان بالواسطہ ذرائع میں دو قابلِ ذکر ہیں:

(۱) جنگ عراق سے قبل اسرائیل کی IDF کے ذریعہ امریکی فوجوں کو تربیت دینے کی تشہیر کرنا۔

اس کے ذریعہ دراصل دنیا کو اور بالخصوص امریکی عوام کو نفسیاتی طور پر باور کرایا جارہا ہے کہ امریکی فوج اب اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے دوسرے درجہ کی فوج بن کر رہ گئی ہے اور اسے اسرائیلی IDF تربیت دیتے ہیں۔

(۲) حالیہ عراق مہم کے دوران متعدد موقعوں پر برطانوی فوجوں کا ان علاقوں کا کمانڈ اپنے ہاتھوں میں لے لینا جہاں امریکی فوجیں بظاہر ناکام ہوگئیں یا انھیں سخت مزاحمت کا سامنا ہوا:

یہ عمل بھی مذکور عمل کی طرح ہی امریکی فوجوں کو دوسرے درجہ کی فوج ثابت کرنے کی ایک بالواسطہ کوشش ہے۔

(۳) کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ دنیا میں اس بات کی تشہیر کی جاتی کہ سراغ رسانی کے حوالے سے امریکہ اب ایک پس ماندہ ملک بن کر رہ گیا ہے:

چنانچہ گزشتہ کئی سالوں سے اس بات کو زیادہ سے زیادہ ابھارنے کی کوشش کی

Marfat.com

جارہی ہے کہ امریکہ سراغ رسانی کے حوالے سے پس ماندہ اور ناکام ہے۔

(۴) آپریشن کے منصوبوں کو زیر تعمیل لانے میں پس ماندگی:

کوکبی مقتدرہ کے ذریعہ اس بات کو زیادہ سے زیادہ ابھارا جارہا ہے کہ امریکہ کسی مہم (Expedition or Operation) پر اپنی تنفیذی اور انتظامی عدم صلاحیت یا زوال صلاحیت کی وجہ سے عمل کرنے اور اسے کامیاب کرنے کی قوت وصلاحیت سے محروم ہو چکا ہے۔

(1) Peter G. Peterson: Running On Empty: How the Democratic And Republican Parties Are Bankrupting Our Future And What Americans Can Do About It: Farrar, Straus, and Giroux, 2004.

(2) Eliot A. Cohen: History And the Hyperpower: Foreign Affairs: July/August, 2004.

(۲۶) سیاسی انحطاط/انہدام (Political Disruption):

کوکبی مقتدرہ کے سامنے زیادہ مزاحمت کرنے والے ادوار میں جیسا کہ صدر جارج ایچ ڈبلیو بش سے جارج ڈبلیو بش تک واضح طور پر دیکھا گیا کہ اس بات کو باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ امریکہ اب کسی تیسری دنیا کے ملک کی طرح سیاسی انحطاط کا شکار ہو چکا ہے مثلاً اب وہاں انتخابی دھاندلیاں ہوتی ہیں۔ اور ان انتخابی دھاندلیوں سے توقعات، امیدوں اور اندازوں سے یکسر مختلف نتائج سامنے آنے لگے ہیں۔ چنانچہ حالیہ انتخابات کے موقع پر بھی

Marfat.com

اوراس سے زیادہ گزشتہ انتخاب (2000) کے موقع پر ایسا کیا گیا۔ حالیہ انتخابات کے نتائج آنے کے بعد تو یہاں تک باور کرایا جانے لگا کہ ملک دو ٹکڑوں میں عمودی (Vertically) طور پر منقسم ہو چکا ہے اور یہ کہ ایسا ہونا ایک خطرناک بات ہے اور ایک قومی مفاہمت (National Reconciliation) کی اشد ضرورت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Timothy Garten Ash: American Blues: The Guardian November 19, 2004.

Marfat.com

یہودی۔عیسائی اختلاف

(۱) کوبکی مقتدرہ کے اہداف کی تکمیل کے حوالے سے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ عدم موافقت، نافرمانی، اور سرتابی کی غیر معمولی مثال بنتا جارہا ہے۔اور کوبکی مقتدرہ کے غصہ کا مورد۔عین ممکن ہے کہ اس کا تعلق آنے والے دنوں میں کوبکی مقتدرہ کے امریکہ: نیم شاکلہ کے حوالے سے زیادہ وسیع الاطراف اور انہدام کرانے کے ارادے سے ہو۔

(۲) کوبکی مقتدرہ سے عدم موافقت کی یہ موجودہ روش 1989 سے شروع ہوتی معلوم ہوتی ہے۔اس عاجز کے تجزیہ کے مطابق اس کے کم از کم درج ذیل دو اسباب ہو سکتے ہیں:

(۱) ویٹیکن عنصر (Vatican Factor): ویٹیکن عنصر سے مراد ساری دنیا اور بالخصوص امریکہ کے حوالے سے پوپ جان پال دوم (1978-) کی تاریخی تفکیر، تدبیر اور اس کی تعمیل ہے۔

(۲) بُش عنصر (Bush Factor): بُش عنصر سے مراد بنیادی طور پر جارج ہر برٹ والکر بُش (پیدائش 12 June, 1924) کی تاریخی مدبرانہ تدبیر اور اس کی تعمیل ہے۔

(۳) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کوبکی مقتدرہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کی پالیسیاں درج ذیل عنوانات کے تحت زیادہ مختلف اور بسا اوقات متصادم ہوتی جارہی ہیں:

(۱)	چینی پالیسی	Chinese Policy

Marfat.com

(۲)	وسطی ایشیا پالیسی :	**Central Asia Policy**
(۳)	مشرق وسطی پالیسی	**Middle East Policy**
(۴)	خلائی پالیسی	**Space Policy**
(۵)	معاشی/مالی پالیسی	**Economic/Financial Policy**
(٦)	دہشت گردی مخالف پالیسی	**Anti-Terrorism Policy**

(۴) کوبکی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے نابین اندرونی Fault-Line اوراس کے حقیقی تناؤ کے سمجھنے میں اس عاجز کے نزدیک بہت سے موانع ہیں: مثلاً عالم اسلام اورامت مسلمہ کے خلاف امریکہ کی گزشتہ 15 سالوں میں کی گئی کارروائیوں کا ''مطلق جائزہ''۔

چنانچہ گزشتہ 15 سالوں میں امریکی کارروائیاں کا مطلق جائزہ عام طوراس نتیجہ تک پہنچاتا ہے کہ امریکہ نے عالم اسلام اورامت مسلمہ کوتباہ وبرباد کرنے کی دانستہ کوشش کی۔لیکن حالیہ دنوں میں یقیناً کچھ باتیں ایسی کھل کر سامنے آئی ہیں جو دیگر طریقون سے بھی حقیقی صورت حال کو سمجھنے کی ضرورت کا شدت سے احساس دلاتی ہیں۔مثلاً کسی ایسے جائزہ کو چار کسوٹیون پر پرکھ کر۔یہ چار کسوٹیاں درج ذیل ہیں:

(۱) عالم اسلام اور امتِ مسلمہ کے خلاف کوبکی مقتدرہ نے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کوکس ہدف تک جانے کے لئے مجبور کیا؟

(۲) کیا اس ہدف تک جانے کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے پاس قوت، صلاحیت اورمواقع تھے؟

(۳) کیا کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ متعین کردہ اس ہدف تک ریاستہائے متحدہ

Marfat.com

امریکہ: نیم شاکلہ گیا؟ اصل متعینہ ہدف اور پورا کردہ ہدف کا درمیانی فاصلہ کتنا باقی رہا؟

(۴) اصلی ہدف تک نہ پہنچنے کے اصلی اسباب وعلل کیا تھے؟

(۵) اس حوالے سے جب واقعات وحوادث پر غور کیا جاتا ہے تو درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

(۱) کوبکی مقتدرہ نے عالم اسلام اور رہبتِ مسلمہ کے خلاف جو اہداف رکھے وہ نہایت بڑے، خطرناک، تباہ کن اور متعین تھے۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے پاس وہ ساری قوت اور صلاحیت تھی جس سے وہ متعین اہداف پورے ہو سکتے تھے۔ خواہ امریکہ کے ذریعہ ایسا کرنے سے امتِ مسلمہ پر روئے ارض پر قیامتِ صغریٰ برپا ہو جاتی اور امت ناقابلِ بیان جانی اور مالی صدمات سے دوچار ہو جاتی۔

(۳) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کوبکی مقتدرہ کے نزدیک مایوس کرنے کی حد تک متعین اہداف کو پورا کرنے میں ناکام ہوا۔ یعنی جو کچھ پورا کیا گیا وہ اصل ہدف سے بہت کم تھا اور کوبکی مقتدرہ کو سخت مایوس کرنے والا تھا۔

(۴) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے نزدیک اصل ہدف سے بہت کم پورا کرنے کے متعدد اسباب تھے لیکن جو بات سب سے زیادہ چونکانے والی سامنے آتی ہے وہ ہے: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے اعلیٰ ترین ذمہ دار کی اصل ہدف تک جانے کے حوالے سے جھجھک، عدم آمادگی اور نیم دلانہ کوشش جسے کوبکی مقتدرہ نے امریکہ کی صریح ناکامی اور نااہلیت قرار دیا حتی کہ بعض اوقات سازش

اور سانٹھ گانٹھ کی حد تک مجرمانہ عمل۔حالیہ دنوں میں سامنے آنے والی چند ڈاکومینٹری فلمیں اور کتابیں اس پر غور وفکر کی دعوت دیتی ہیں: مثلاً

(1) BBC: World Service: Documentary on the 10th Anniversary of Gulf War-I.

(2) Bob Woodward: Bush At War: Simon & Schuster, New York, 2002.

(3) Bob Woodward: Plan of Attack: Simon & Schuster, New York, 2004.

(4) The Complete Investigation: The 9/11 Report: The National Commission on Terrorist Attacks Upon the United States: Saint Martin's Press, August 2004.

(5) Richard A. Clarke: Against All Enemies: Simon & Schuster, New York, 2004.

(6) Seymour M. Hersh: Chain of Command: Harper Collins Publishers, New York, 2004.

(7) Craig Unger: House of Bush, House of Saud: The Secret Relationship Between the World's Two Most Powerful Dynasties: Scribner, 2004.

(8) Steve Coll: Ghost Wars: The Secret History of

Marfat.com

the CIA, Afghanistan, and Ben Laden. From the Soviet Invasion to September 10, 2001: Penguin Press; 2004.

(9) Bernard Lewis: What Went Wrong? Oxford University Press, 2002.

(10) Bernard Lewis: The Crisis of Islam: The Modern Library, New York, 2003.

(11) Samuel P. Huntington: Who Are We? America's Great Debate: Penguin Books, 2004.

(12) Stefan Halper & Jonathan Clarke: America Alone: The New Conservatives and the Global Order: Cambridge University Press, 2004.

(13) George Soros: The Bubble of American Supremacy: Correcting the Misuse of American Power: Pheonix, United Kingdom, 2004.

(۵) کوبکی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے مابین دوری اور کشاکش بڑھتی جارہی ہے جس کے درج ذیل اسباب معلوم ہوتے ہیں:

(ا) خلائی پروگرام کا آغاز: جارج ڈبلیو بش نے 4 جنوری 2004 میں نئے خلائی پروگرام کا آغاز کر دیا ہے۔

اندرون کی کشمکش کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

(1) Martian Health Threat: Science: Dec, 2004.

(2) Seth Shostak: Checking Martian Health Threat: The Guardian, December 8, 2004.

(3) B.I. Koerner: NASA's Germbuster: Wired, December 12, 2004, P.229.

(۲) انتخابات میں کامیابی: جارج ڈبلیو بش نے نومبر 2004 کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔

(۳) امریکی یک طرفگی: جارج ڈبلیو۔ایچ۔بش (پیدائش 12 June, 1924) نے پہلی بار جنگ خلیج اوّل (1991) کا 100 گھنٹوں میں خاتمہ کرکے علانیہ طور پر اور اپنے پہلے دور صدارت (2000-2004) کے ابتدائی سات مہینوں میں جارج ڈبلیو بش (پیدائش 6 July, 1946) نے عراق پر حملہ کرنے سے گریز کرکے ـــ اس پالیسی کا اتباع کرتے ہوئے ـــ امریکی یک طرفگی (Unilateralism) کا مظاہرہ کیا۔ یہ بات کوکبی مقتدرہ کو دراصل براہِ راست چیلنج دینے کے مترادف تسلیم کی گئی۔ دنیا کی غالب طاقتوں کی جانب سے یک طرفگی (Unilateralism) کوئی نئی شئے ہے اور نہ معیوب۔ غالب طاقتوں کی یک طرفگی (Unilateralism) ہو یا ہمہ طرفگی (Multilateralism) دونوں بہرصورت موقع کی مناسبت سے استعمال ہونے والے ہتھیار ہیں۔ کمزور اقوام ہمیشہ نقصان (Receiving End) میں رہے ہیں۔ جہاں تک کوکبی مقتدرہ کا سوال ہے اس نے تو ان دونوں اصولوں کو باضابطہ قانون کی شکل دے دی ہے جس کی سب سے اچھی مثال سلامتی کاؤنسل ہے۔ کوئی قرارداد کثرت رائے سے یا

اتفاق رائے سے پاس ہو جائے تو ہمہ طرفگی (Multilateralism) ہے۔ ورنہ بڑے سے بڑے ظلم کے خلاف کارروائی کی بات تو دور رہی محض مذمتی قرارداد بھی ویٹو کے ذریعہ روک دی جائے یہ یک طرفگی (Unilateralism) ہے اور یہ دونوں از روئے قانون درست قرار دیئے گئے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج کوئی مقتدرہ کو امریکی یک طرفگی بری کیوں لگ رہی ہے؟

دراصل اس کی کنہ یک طرفگی (Unilateralism) میں نہیں بلکہ (Totalitarianism) میں پوشیدہ ہے۔ یہ وہ شے ہے جس سے کوئی مقتدرہ کو ہمیشہ خوف رہا ہے۔

تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Hannah Arendt: The Totalitarianism:Harcourt, Brace & World, New York, 1968.

اب پہلی بار کوئی مقتدرہ کو امریکی یک طرفگی (Unilateralism) میں عیسائی ٹوٹلی ٹیریزم (Christian Totalitarianism) کا زہر پھیلتا محسوس ہو رہا ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Bob Woodward: Plan of Attack: Simon & Schuster, New York, 2004, Page No. 9.

(2) Felipe Fernandez-Armesto: Millennium: Black Swan, 1996, Page No. 695-710.

(3) Timothy Garton Ash: American Blues: The

Marfat.com

Guardian, November 19, 2004.

(۶) کوبکی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے مابین روز بروز بڑھتی کشاکش کا اظہار اس فیصلہ سے بھی ہوتا ہے جو 25 اکتوبر 2004 کو لیا گیا۔ 25 اکتوبر 2004 میں بالآخر کوبکی مقتدرہ نے اپنے چلے آرہے مرکز اصلی یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ اور نئے مرکز اصلی یعنی چین اور نئے یوروپ کے مابین پہلا اسٹریٹجک تقسیم یا الگاؤ (Strategic Division or Seperation) کا باضابطہ فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ امریکہ کے زیر انتظام گلوبل پوزیشننگ سسٹم (Global Positioning System(GPS)) کے متوازی نیا گلوبل پوزیشننگ سسٹم گیلیلیو (Galileo) قائم کردیا گیا ہے اور چین اور نئے یوروپ کو اس میں باہم مدغم (Club) کردیا گیا ہے۔

(۷) طویل مدتی منصوبہ بندی کی چوتھی شق کے تحت یہودیت۔عیسائیت معرکہ آرائی کو اسلام۔عیسائیت معرکہ آرائی میں بدلنے کے حوالے سے کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ درج ذیل ٹھوس اقدامات ہوئے۔ یہ بات جداگانہ ہے کہ ان میں بعض پوری طرح ناکام ہوگئے اور بعض جزوی طور پر کامیاب ہوسکے:

(۱) سوویت یونین۔افغانستان جنگ برائے عیسائیت۔اسلام معرکہ آرائی۔

(۲) امریکہ۔امتِ مسلمہ جنگ برائے عیسائیت۔اسلام معرکہ آرائی جس کے تحت:

(۱) جنگ خلیج اوّل 91-1990

(۲) 9/11 ورلڈ ٹریڈ سینٹر (WTC)، پنٹاگن اور وہائٹ ہاؤس پر مبینہ حملہ

(۳) امریکہ-افغانستان جنگ (-2001)

Marfat.com

(۴) امریکہ۔عراق جنگ (-2003)

(۳) بظاہر مسلمان ترک باشندہ محمد علی آغا(Mehmat Ali Agca) کے ذریعہ پوپ جان پال II پر 13 مئی 1981 کو ناکام قاتلانہ حملہ کرانا ـــــ۔

(۴) بابری مسجد کا 6 دسمبر 1992 کو انہدام ـــــــــــ برائے ہندومت ـــــ اسلام معرکہ آرائی۔

دجّالی کمانڈ

(۱) کوکبی مقتدرہ روئے ارض پر اور ماوراء ارض میں جس قوت قاہرہ کا حامل ہو چکا ہے اس کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ یہی قوت قاہرہ اور اس کے تحت حاصل کردہ یا وضع کردہ اسلحے، مورچے اور سہولیات (Facilities) جو زمین اور زمین کے باہر خلاء بسیط میں پھیلے ہوئے ہیں آئندہ دجالی کمانڈ اینڈ کنٹرول (Dajjalian Command & Control) کی شکل اختیار کرلیں گے۔ ظاہر ہے یہ قوت قاہرہ محض انسانوں سے لڑنے کے لئے حاصل نہیں کی گئی ہے بلکہ تمام مطیع رب مخلوقات بالخصوص اہلِ ایمان، ملائکہ بلکہ خود اللہ رب العالمین سے لڑنے کے لئے وضع کی گئی ہے اس لئے ان کی صورت اور طاقت کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ تاہم ذیل میں اس کمانڈ اینڈ کنٹرول کی ظاہر ہونے والی ممکنہ صورت سے متعلق چند باتیں درج کی جاتی ہیں:

(۲) یہ بات باخبر لوگوں کو معلوم ہے کہ کوکبی مقتدرہ کے لئے سب سے زیادہ فکر مند کرنے والی چیز توانائی کا منبع (Energy Source) رہی ہے۔ ان کی ہمیشہ سے یہ خواہش اور کوشش رہی کہ ان کو کوئی ایسا توانائی کا منبع ہاتھ آجائے جو اس زمین سے اور اس کی ضرورت سے انہیں بے نیاز کردے۔

گزشتہ چالیس سالوں میں ظاہر ہونے والے بعض قرائن سے ایسا لگتا ہے کہ انہیں توانائی کا کوئی ایسا منبع ہاتھ آگیا ہے خواہ ابھی اسے پوری طرح قابلِ عمل بنانے اور زیر استعمال لانے

میں انھیں کچھ وقت لگے گا۔کوبکی مقتدرہ اسے توانائی کا نیا منبع (New Energy Source) کا نام دیتا ہے۔

(۳) کوبکی مقتدرہ کا دجالی کمانڈ اور کنٹرول (Dajjalian Command & Control) درج ذیل شعبوں پر مشتمل ہوگا جسے وہ قائم کر چکے ہیں:

(۱)	ارضی کمانڈ اور کنٹرول	Territorial Command & Control
(۲)	بحری کمانڈ اور کنٹرول	Naval Command & Control
(۳)	فضائی کمانڈ اور کنٹرول	Aerial Command & Control
(۴)	زیرارضی کمانڈ اور کنٹرول	Sub-Terranean Command & Control
(۵)	زیربحری کمانڈ اور کنٹرول	Sea-Bed Command & Control
(۶)	خلائی کمانڈ اور کنٹرول	Space Command & Control
(۷)	قمری کمانڈ اور کنٹرول	Lunar Command & Control
(۸)	بین سیارگانی کمانڈ اور کنٹرول	Inter-Planetary Command & Control
(۹)	بین ستارگانی کمانڈ اور کنٹرول	Inter-Stellar Command & Control
(۱۰)	بین کہکشانی کمانڈ اور کنٹرول	Inter-Galactic Command & Control

(۴) کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ قائم کردہ قمری، بین سیارگانی، بین ستارگانی اور بین کہکشانی کمانڈ اور کنٹرول (Lunar, Inter-Planetary, Inter-Steller and Inter-Galactic Command & Control) کے تحت تین امور کا ذکر ضروری ہے۔یہ تین امور دراصل قائم کردہ تین پروجیکٹ ہیں: ساہا، سیتی اور فوکل۔

Marfat.com

(۵) ساہا پروجیکٹ(SAHA Project):

کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ ساہا پروجیکٹ دراصل قمری کمانڈ اینڈ کنڑول کا دوسرا نام ہے۔ اس پروجیکٹ پر کوبکی مقتدرہ کا کام بہت آگے جاچکا ہے۔

(۶) سیتی پروجیکٹ(SETI Project):

کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ چلایا جانے والا سیتی پروجیکٹ دراصل بین ستارگانی کمانڈ اور کنڑول کا دوسرا نام ہے۔اس کمانڈ اور کنڑول کے تعلق سے کوبکی مقتدرہ کا کام بہت آگے جاچکا ہے۔

(۷) فوکل پروجیکٹ(FOCAL Project):

کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ چلایا جانے والا فوکل پروجیکٹ دراصل بین کہکشانی کمانڈ او رکنٹرول کا دوسرا نام ہے۔اس کمانڈ اور کنڑول کے تعلق سے کوبکی مقتدرہ نے ٹھوس اور عملی اقدامات کو بہت آگے بڑھالیا ہے۔

(۸) دجال اکبر کی آمد اور ملائکہ کے حملے کی صورت میں کوبکی مقتدرہ کی تیازی:

جہاں ایک جانب کوبکی مقتدرہ دجالِ اکبر کے لئے گوش بر آواز اور نگاہیں فرش راہ کئے ہوئے ہے وہیں دوسری جانب وہ 1945 عیسوی سے واضح طور پر ملائکہ کے ذریعہ اپنے اوپر ہونے والے حملے کا شدید خطرہ محسوس کررہا ہے۔

کوبکی مقتدرہ ان حوالوں سے بے حد حساس اور ہوشیار ہے۔اس تعلق سے کوبکی مقتدرہ کے پاس دو بالکل مختلف پروگرام زیر تعمیل معلوم ہوتے ہیں:

(ا) دجالِ اکبر کو کس طرح:

(الف) قید سے آزاد کرالیا جائے؟

Marfat.com

(ب) کس طرح اسے ملائکہ کی زد سے محفوظ رکھ کر زمین پر لایا جائے؟

(ج) خود آزاد ہو کر زمین پر آنے کی صورت میں اس کا کس طرح استقبال کیا جائے اور اس کے مشن میں شرکت کرنے کی اہلیت پیدا کی جائے؟

(۲) کسی مطیع رب العالمین غیر انسانی مخلوق/مخلوقات/ ملائکہ کی جانب سے کوبکی مقتدرہ پر ہونے والے حملوں کا کس طرح کامیابی سے مقابلہ کیا جائے؟

(۹) چنانچہ کوبکی مقتدرہ نے حالیہ دنوں میں ان دونوں مقاصد تک کامیابی سے پہنچنے کے لئے ایک اعلیٰ ترین سات رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے جو اعلیٰ ترین مشاورتی کمیٹی کی طرح کام کرے گی اور پوری روئے زمین پر پھیلے کوبکی مقتدرہ کے لاکھوں ماہرین کے مابین رابطہ (Liason) کا کام کرے گی۔ اس کمیٹی کے ارکان درج ذیل ہیں:

(۱) جان گلین (John Glenn): یہ پہلے امریکی شخص ہیں جنھوں نے خلاء میں زمین کا چکر لگایا۔

(۲) فرینک ڈریک (Frank Drake): ڈریک سائنسداں ہیں۔ ڈریک اکویشن (Drake Equation) کے خالق اور سیتی SETI پروجیکٹ کے روح رواں ہیں۔

(۳) ہال پُٹ ہُوف (Hal Puthoff): پٹ ہوف پاور پلانٹ انجینر اور سائنسداں ہیں۔ صفر۔نقطہ قوت (Zero-Point Energy) یعنی کسی طبعی قانون (Physical Law) کی خلاف ورزی کئے بغیر کو انٹم خلاء (Quantum Vaccum) سے لامحدود توانائی حاصل کرنے کے ماہر ہیں۔ کوبکی مقتدرہ کے نزدیک پٹ ہوف اس علم کے ماہر ہیں جس سے ملائکۃ اپنے

Marfat.com

کاموں کو کرنے کے لئے توانائی حاصل کرتے ہیں۔

(۴) شیلا ای ونڈنال (Sheilla E. Windnall): ونڈنال ایک خاتون ہیں ۔کوبکی مقتدرہ کے نزدیک ونڈنال ملائکہ کے ذریعہ استعمال کئے جانے والے ہتھیاروں کے علم کی ماہر ہیں۔

(۵) نِنگ لِی (NingLi): لی بھی ایک خاتون ہیں۔ وہ پروپلشن سسٹم (Propulsion Systcm) کی ماہر ہیں۔انہوں نے اس نظریہ (تھیوری) کو دریافت کیا ہے جس کے تحت انسانوں کے ذریعہ روزانہ استعمال کردہ الیکٹرومیکنیٹک فورس (Electromagnetic Force) کا کشش ثقل (Gravity) کو زیر استعمال لانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔کوبکی مقتدرہ کے نزدیک لی ملائکہ کے ذریعہ استعمال کی جانے والی توانائی کے علم کی ماہر ہیں۔

(۶) کے ایرک ڈرکسلر (K. Eric Drexler): ڈرکسلر اسٹرکچرل سسٹم (Structural System) کے ماہر ہیں۔ وہ نانوٹکنالوجی (Nanotechnology) اور اسمارٹ مواد (Smart Material) کے علم کے ماہر ہیں۔کوبکی مقتدرہ کے نزدیک ملائکہ جس ٹکنالوجی اور مواد سے بنائے گئے ہیں ڈرکسلر اس علم کے ماہر ہیں۔

(۷) جین گڈال (Jane Goodall): یہ ایک خاتون ہیں۔ یہ ابلاغ وترسیل کی ماہر اور پرائمیٹولوجسٹ (Primatologist) ہیں وہ روئے ارض پر پائے جانے والے جانوروں۔ چرندوں، پرندوں ، درندوں، مچھلیوں حتی کے حشرات

Marfat.com

الارض سے بات چیت کرنے اوران کو پیغام دینے اوران سے پیغام لینے کی ماہر ہیں۔

(۱۰) سن 2003 کے وسط سے کوبکی مقتدرہ نے امت مسلمہ کے خلاف کائنے ٹک ہتھیاروں (Kinetic Weapons) کا استعمال کرتے ہوئے جس قوت قاہرہ اور ضربتِ دامرہ کا مظاہرہ کرنے کا آغاز کیا ہے وہ بے حد خطرناک اور خوفناک مضمرات وعواقب کا حامل ہے۔ کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ اس قوت قاہرہ اور ضربت دامرہ کا مبینہ اظہار درج ذیل مواقع پر ہوا:

(۱) 26 دسمبر 2003: ایران کے مقام بام (Bam) میں آیا زلزلہ مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحہ سے لایا گیا زلزلہ تھا جس میں امت کے تقریباً پچاس ہزار افراد کی ہلاکت ہوئی اور پورا شہر تباہ و برباد ہو گیا۔

(۲) 6 فروری 2004: انڈونیشیا کے پاپوا (Papua) صوبہ میں کائنے ٹک ہتھیاروں سے یکے بعد دیگرے متعدد بار لائے گئے زلزلوں سے غیر معمولی تباہی آئی جس میں بالخصوص شہر نبیرے (Nabire) تباہ ہو گیا۔

(۳) 7 فروری 2004: انڈونیشیا کے مغربی پاپوا (West Papua) صوبہ میں 7.1 درجہ پیمانے کے لائے گئے زلزلہ سے غیر معمولی نقصان ہوا اور جس نے پورے صوبے میں شدید تباہی مچادی۔

(۴) 18 فروری 2004: ایران میں تہران سے 650 کیلومیٹر مشرق میں نیشاپور کے اسٹیشن پر کھڑی ٹرین پر مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحوں سے کئے گئے حملوں سے ہوئی تباہی جس میں تقریباً 20 کیلومیٹر تک ٹرین دوڑتی رہی ہے اور اس میں

Marfat.com

دھماکے ہوتے رہے جس سے کثیر جانی اور مالی نقصانات ہوئے۔

(۵) 24 فروری 2004: مراقش کے مغربی ساحل کے قریب مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحوں سے لائے گئے زلزلہ سے ہونے والی تباہی جس میں امت کے ہزاروں افراد کی ہلاکت ہوئی اور کثیر مالی نقصانات ہوئے۔

(۶) 22 اپریل 2004: اس بات کا قوی امکان ہے کہ شمالی کوریا میں ریونگ چون (Ryongchon) میں ہونے والا ٹرین کا دھماکہ بھی مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحہ سے کیا گیا حملہ تھا۔

(۷) 24 جون 2004: اس بات کا قوی امکان ہے کہ جنوب مشرقی ایران میں زاہدان کے قریب کھڑے ٹینکروں اور دیگر گاڑیوں میں ہونے والا دھماکہ بھی کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ کائنے ٹک اسلحہ سے کیا گیا حملہ تھا جس میں شدید جانی نقصانات ہوئے۔

(۸) 26 دسمبر 2004: انڈونیشیا کے آچے (Acch) صوبہ کے ساحل پر مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحے سے کیا گیا حملہ جس کے نتیجے میں پہلے 8.9 درجے کا زلزلہ آیا اور پھر سمندری لہریں (Tsunami) اٹھیں جس نے پورے بحر ہند کے سواحل پر عظیم جانی اور مالی تباہی مچادی۔ صرف انڈونیشیا کے صدفی صد مسلم آبادی کے علاقہ آچے (Aceh) میں دو لاکھ اموات ہوئیں اور پورا صوبہ تباہ و برباد ہو گیا۔ 26 دسمبر 2003 میں بام اور 26 دسمبر 2004 میں آچے میں آئے زلزلے قدرتی اتفاقات نہیں بلکہ کوبکی کارروائی تھے۔

Marfat.com

منصبی ذمہ داری

(۱) امتِ مسلمہ کی موجودہ صورتِ حال اوراس کے سامنے پیدا ہوجانے والے خطرات کے حوالے سے ان تفصیلات کے تناظر میں درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

(۱) امت کی قیادت ـــــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اوراعیانِ معاشرہ ـــــــ نے میثاقِ محمدی کو یکسر بھلادیا، جس کے تحت ان کا فرض منصبی تھا اوران کے تتبع میں پوری امتِ مسلمہ کا کہ وہ دین کو قائم رکھتے، اس کی حفاظت کرتے، دین اللہ اورامتِ مسلمہ پر عارض ہونے والی ابلیسی۔ دجالی قوت اوران کی سازشوں کی مراقبت کرتے، ان کو آمادۂ فساد ہونے سے روکنے کے لئے استعداد کی ذمہ داری پوری کرتے اوران مفاسد کے خلاف جہاد کرتے۔ لیکن تاریخ کا جائزہ اورآج پیدا ہونے والی صورت حال شاہد ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس 'میثاق محمدی' کو یکسر پس پشت ڈال دیا اوردین کو مذہب بنا کر خود عملاً ابلیس اوردجال کے آلۂ کار ہوگئے یا کم ازکم ان کے راستے میں مزاحم بننے کی جگہ انہیں راہ دے دی۔

(۲) بہرحال امت کی قیادت کوان شاءاللہ اس کی جواب دہی عنداللہ کرنی ہے اوروہ علیم وخبیر سب کچھ دیکھ رہا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) اب 'میثاقِ محمدی' کی ذمہ داری بہرحال نبی امی کے حوالے سے ''امین'' یعنی عامۃ المسلمین پر باقی ہے۔ اورانھیں اس تعلق سے حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔

(۴) ''میثاق محمدی'' کی ذمہ داریوں کا احساس کرنا اوران کی سرانجام دہی امت کے کسی طبقے کے لئے مخصوص نہیں۔ یہ ذمہ داری بحیثیت امت ہر فرد پر عاید ہوتی ہے، لہذا امت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی کما حقہ ادائیگی کے لئے کمر بستہ ہو جائے اور کوشاں ہو اور اسی ذمہ داری کی ادائیگی میں اپنی جان کھپا دے۔

(۵) خلافتِ راشدہ کے بعد جب اس امت کو اس کی اصل راہ سے ہٹایا گیا تو اس میں ایسی قدریں داخل کی گئیں جنہوں نے بالآخر پوری امت کو مفلوج اور معطل محض بنا کر رکھ دیا۔ ان مفاسد میں سب سے خطرناک جرثومہ وہ تھا جس نے امت کے مزاج (Ethos) میں ''کام چلاؤ پن'' (Ad-hocism) پیدا کر دیا۔ ''کام چلاؤ پن'' (Ad-hocism) کی بیماری کے درج ذیل علامتیں ہیں جو خلافت راشدہ کے بعد پوری مسلم تاریخ کا حصہ رہی ہیں:

(۱) امت کی قیادت ـــــــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرے کا خصوصی طور پر غفلت، خوش فہمی، خود ساختہ تصوراتی احساس عظمت اور خود ستودہ تنہائی کے چار بیز کمبل اوڑھ کر سو جانا۔

(۲) قیادت ـــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کا عامۃ المسلمین کو کلی طور پر اپنی قیادت پر بھروسہ کرنے کی تاکید کرنا بلکہ اس کے لئے بزور مجبور کرنا اور اپنی قیادت کے علم، فہم، شعور، معلومات، حرکیت، قوت، صلاحیت اور عظمت کا احساس لئے ہوئے کاروبار حیات اور فرائضِ منصبی کو ان کے حوالہ کر کے مطمئن ہو کر نچنت رہنے پر مجبور کرنا۔

(۳) سر ''پر اچانک'' مصیبت کے آجانے پر قیادت ـــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ،

دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کا عامۃ المسلمین کو مطعون کرنا اور مصیبتوں کے آنے کا سبب بتلانا،

(۴) سر ''پر اچانک'' آئی مصیبت کو ٹالنے کے لئے الٹے سیدھے ''جیبی'' اور ''وقتی'' ادھ کچے اقدامات کرنا جس کی روح میں درج ذیل ترجیحات ہوں:

(۱) قیادت ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کے ذریعہ سب سے پہلے اپنے مفادات کی حفاظت کرنا اور اس کام کو ہی امت کی حفاظت قرار دینا۔

(۲) قیادت کے ذریعہ پہلی ترجیح کی تکمیل کے بعد قیادت کے معاون طبقات یا افراد کے مفادات کی حفاظت کرنا۔

(۳) قیادت کے ذریعہ ماقبل کی دو ترجیحوں کی تکمیل کے بعد عامۃ المسلمین کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا اور اس اصول پر عمل کرنا کہ ''پانی اپنی سطح خود قائم کر لیتا ہے۔

(۴) قیادت کا دین اللہ کی حفاظت کرنے اور ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امت محمدیہ کے مفادات کی حفاظت کرنے سے کلی طور پر آنکھیں موند لینا۔

(۵) مصیبت کے ٹل جانے یا گزر جانے کے بعد قیادت ـــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کا حسب سابق ـــــ غفلت، خوش فہمی، خود ساختہ تصوراتی احساس عظمت اور خود ستودہ تنہائی کی چادر اوڑھ کر سو جانا۔ اور اسی طرح حسب سابق عامۃ المسلمین کو کلی طور پر اپنی قیادت پر بھروسہ کرنے کی تاکید کرنا بلکہ مجبور کرنا اور قیادت کے علم، فہم، شعور، معلومات، حرکیت،

قوت، صلاحیت اور عظمت کا احساس لئے ہوئے کاروبارِ حیات اور فرائض منصبی کو ان کے حوالہ کر کے مطمئن ہو کر نچنت رہنے پر مجبور کرنا۔

(۶) یہی سب کچھ تیرہ سو سالوں سے ہوتا چلا آرہا تھا لہذا امت کو کسی نہ کسی دن اس مقام پر پہنچنا ہی تھا جہاں مہلت کار اور فرصت کار کی سڑک ختم ہو جاتی۔ آج وہی گھڑی آگئی ہے۔ لیکن یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ ''مہلت کار'' اور ''فرصت کار'' کی سڑک ختم ضرور ہوگئی ہے لیکن صرف قیادت ـــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کے لئے۔ ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امتِ محمدیہ اور بالخصوص عامۃ المسلمین کے لئے قطعاً نہیں۔ نبی رحمت ﷺ کے امتی ـــــ یہ امی ـــــ فیس لینے والے ڈاکٹر نہیں بلکہ تیماردار ہیں۔ ان کی زندگی میں ایسی کوئی گھڑی آنے والی نہیں کہ وہ مریض کے سرہانے سے اٹھ جائیں۔

(۷) ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امت کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ تیرہ سو سالوں سے چلے آرہے Ad-hocism کے اس تکلیف دہ ڈرامے کا خاتمہ کر دیں۔

(۸) ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امت کے لئے ضروری ہے کہ وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ درج ذیل چیزوں کی طرف متوجہ ہوں:

(۱) منصوبہ بندی

(۲) تدبیر سازی

(۳) صلاحیت سازی ـــــ اور

(۴) تعمیل

Marfat.com

منصوبہ بندی، تدبیر سازی اور تعمیل

(۱)''میثاقِ محمدی'' کی حامل امت مسلمہ کے ہر فرد کے لئے (ظاہر ہے اس میں قیادت ـــــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان بھی لازماً شامل ہے) اور بالخصوص عامۃ المسلمین کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ مصابراتی سطح پر فی الفور منصوبہ بندی، تدبیر سازی اور تعمیل پر کام کا آغاز کردے۔

(۲) مصابراتی سطح سے مراد بیک وقت تین سطحیں ہیں:

(۱) امتی سطح

(۲) احزابی سطح

(۳) انفرادی سطح

(۳) امت مسلمہ کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ درج ذیل امور کے تعلق سے اقدامات کرے:

(۱) منصوبہ بندی: منصوبہ بندی سے مراد ہے ''میثاقِ محمدی'' کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کرنا۔

(۲) تدبیر سازی: تدبیر سازی سے مراد ''میثاقِ محمدی'' کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ

منصوبہ کی تکمیل کے لئے حالات وکوائف کو سامنے رکھ کر اسے روبہ عمل لانے کے لئے تدبیر سازی کرنا۔

(۳) صلاحیت سازی: صلاحیت سازی سے مراد ہے "میثاقِ محمدی" کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ منصوبہ اور تدبیر کی تکمیل کے لئے مطلوب فردی اور غیر فردی صلاحیت سازی کرنا۔

(۴) تعمیل: تعمیل سے مراد ہے "میثاقِ محمدی" کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کو بروئے کار لا کر مقاصد تک پہنچنا۔

(۴) امتِ مسلمہ کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ درج ذیل نکات پر اقدامات کرے:

(۱) (۱) طویل المدت منصوبہ بندی

(۲) طویل المدت منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) طویل المدت منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) طویل المدت منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۲) (۱) وسط مدتی منصوبہ بندی

(۲) وسط مدتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) وسط مدتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) وسط مدتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۳) (۱) قلیل مدتی منصوبہ بندی

Marfat.com

(۲) قلیل مدتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) قلیل مدتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) قلیل مدتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۴) (۱) فوری منصوبہ بندی

(۲) فوری منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) فوری منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) فوری منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۵) (۱) حادثاتی منصوبہ بندی

(۲) حادثاتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) حادثاتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) حادثاتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۶) (۱) کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۷) (۱) جزوی کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی اور فوری منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

Marfat.com

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۸) (۱) کلی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، اور فوری منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی۔

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۹) (۱) جزوی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی اور فوری منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۱۰) (۱) غیر واضح ہیجانی حالت کی منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۵) حقیقت واقعہ یہ ہے کہ آج امت مسلمہ بالآخر اس مقام پر آ گئی ہے جس کی نزاکت کی تاریخ میں نظیر نہیں مل سکتی۔ آج بھی امت کی ''قیادت'' ایک اہم رول ادا کر سکتی ہے۔ بلا شبہہ ایسا کرنا ''تلافی مافات'' اور ''کفارے'' کی ایک صورت ہوگا۔

عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے طفیل آخرت میں ان کے ساتھ رحم کا معاملہ

Marfat.com

کرے۔(ہود۹۶تا۱۰۲) اور (لتتبعن سنن اللذین من کان قبلکم: الحدیث)

(۶)اس ''تلافی مافات'' کی اچھی اور نیک صورتوں کی کوئی حد نہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو جتنی توفیق دے۔واللہ ولی التوفیق۔ یہ عاجز اسی کی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سبھوں کو زیادہ سے زیادہ خیر کی توفیق دے دیں۔لیکن ـــــــ حکمراں،علماء،مشائخ،دانش وران اوراعیان معاشرہ کم ازکم اتنا تو کریں کہ وہ عامۃ المسلمین کو مصابراتی سطح پر اقدامات کرنے سے نہ روکیں۔کم ازکم وہ اس کا تو لحاظ کریں کہ کوبکی مقتدرہ نے سرکاری، غیر سرکاری اور مصابراتی سطح پر مذکورہ منصوبوں،تدبیروں،صلاحیتوں اور تعمیل کے لئے کیا کیا صورتیں جاری کر رکھیں ہیں۔

(۷)تلافی مافات کی دستیاب نادر صورت:

امتِ مسلمہ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے کہ اس نے ہمیشہ نازک موقعوں پر اس امت کو اپنی خصوصی نصرت سے نوازا ہے۔اس نازک موقعہ پر بھی اس نے امت کی قیادت کے لئے تلافی مافات کی ایک نادر صورت یا نَفَق پیدا کردی ہے۔کاش قیادت او رعامۃ المسلمین اپنی اپنی جگہ اس صورت سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔یہ نادر صورت ہے وہ فضا جو اس وقت ساری دنیا میں قائم ہے اور جس کے تین درج ذیل ستون ہیں:

(۱) تجمہر (Democratisation)

(۲) لبرلائزیشن (Liberalisation)

(۳) گلوبلائزیشن (Globalisation)

یہ صورت حال تادیر قائم رہنے والی نہیں۔بہر حال یہ وقت امت کی دانش مندی اور مجتہدانہ بصیرت کے امتحان کا ہے کہ وہ کس طرح ان تین بھول بھلیوں میں گم ہونے کی بجائے

Marfat.com

ان سے استفادہ کرتے ہوئے تلافی مافات کی صورت نکالتی ہے۔ فی الوقت ان تین چیزوں سے معمور فضاء میں قیادت اور عامۃ المسلمین درج ذیل طریقوں سے استفادہ کر سکتے ہیں:

(۱) قیادت مذکورہ منصوبوں، تدبیروں اور تعمیلات کی بھرپور تکمیل اپنی سطح سے کرتے ہوئے عامۃ المسلمین کو بھی پورا موقعہ فراہم کرے تاکہ وہ بھی مصابراتی سطح سے انہیں پورا کریں۔

(۲) قیادت اور عامۃ المسلمین ایسا کرتے ہوئے ایک دوسرے سے رقیبانہ کی بجائے تکمیلی یا کم از کم مجاورانہ رویہ رکھیں۔

جہاں تک منصوبہ سازی، تدبیر سازی، صلاحیت سازی اور تعمیل کا تعلق ہے اسے درج ذیل شکلوں میں انجام دیا جا سکتا ہے:

(۱) امتی (Ummatic)

(۲) سرکاری قومی (National Governmental)

(۳) غیر سرکاری رضا کارانہ (Non-Governmental Voluntary)

(۴) تاجرانہ (Commercial)

Marfat.com

مشکلات وموانع

(۱) یہ عاجز اس بات سے اچھی طرح واقف ہے کہ امت کی حقیقی صورتِ حال کیا ہے اور مذکورہ منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے حصول اور انہیں بروئے کار لا کر تعمیل کو انجام دینا کتنا مشکل ہے۔ یہ صورتِ حال عملاً ناممکن اور محال اور اصولاً ناممکن اور محال کی سرحد کو چھوتی ہوئی ہے۔ لیکن اس عاجز کا احساس ہے کہ ایسی صورت حال میں بھی مشکلات اور موانع کا درست، حقیقی اور متعین ادراک بجائے خود ایک یافت ہوتا ہے جس سے اکثر اوقات نئی راہیں کھلتی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ایسی ہی راہوں کا ذکر ''فرج'' اور ''نفق'' کے ذریعہ فرمایا ہے۔ چنانچہ امتِ مسلمہ پر لازم ہے کہ وہ مشکلات اور موانع کو زیر بحث لائیں تاکہ ان کا درست، حقیقی اور متعین ادراک حاصل ہو۔ ایسا کرنا نئی راہوں کے کھلنے کا باعث ہو جاتا ہے۔

(۲) جہاں تک مذکورہ منصوبہ بندی، تدبیر سازی، صلاحیت سازی اور تعمیل کا تعلق ہے تو اس عاجز کے نزدیک ان کی سرانجام دہی میں اہم مشکلات وموانع درج ذیل ہیں:

(۱) صدیوں پرانی موَقتیت یا عبوریت (Ad-hocism):

خلافتِ راشدہ کے بعد امتِ مسلمہ ایک عظیم سازش کے تحت ایسے افکار، نظام اور عمل میں جکڑ دی گئی جس کا لازمی نتیجہ موَقتیت یا عبوریت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اب یہی موَقتیت نہ صرف امت بلکہ قران، سنت اور اسلام ـــــ دین اللہ ـــــ

Marfat.com

کا مزاج (Ethos) قرار پائی ہے۔ جب کہ حقیقت بالکل الٹی ہے۔ اسلام ـــــ دین اللہ ـــــ قران، سنت رسول اللہ ﷺ اور، اصحاب رسول ﷺ کی پوری حیات میں اس مؤقتیت یا عبوریت کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اصلی اسلام، قران، سنت اور امتِ مسلمہ کا حقیقی مزاج اس مؤقتیت کے پہاڑ کے نیچے کہیں دب کر سسک رہا ہے لیکن ان کی آہیں بھی سنائی نہیں دے رہی ہیں۔ جب تک اس پہاڑ کو گویا ڈائنا مائٹ سے اڑا کر ہٹایا نہیں جائے گا اسلام کا حقیقی مزاج سامنے نہیں آسکے گا۔

(۲) مطلوبہ قوت۔ حقیقی قوت۔ عارضہ

(Potentiality-Actuality Syndrome)

صدیوں تک مؤقتیت یا عبوریت (Ad-hocism) کی فضا اور ماحول میں رہنے کے سبب امت کی حیویت تقریباً ختم ہو چکی ہے اور امت فی الواقع "محتضر" ہو چکی ہے۔ اس صورتِ حال میں اس کے اندر مطلوبہ قوت۔ حقیقی قوت عارضہ (Potentiality-Actuality Syndrome) پیدا ہو گیا ہے۔

یہ وہ صورتِ حال ہے جب کسی قوم کو بقا کا مسئلہ درپیش ہو اور بقا کو یقینی بنانے کے لئے مطلوبہ کم سے کم قوت و وسائل اور دستیاب حقیقی وسائل میں ناقابل یقین اور بین قطبین دوری یا فصل واقع ہو جائے۔

(۳) علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار۔ عارضہ (Ulama-Mashaikh-Religious Values Syndrome)

اسلام۔ دین اللہ۔ اور امتِ مسلمہ محمدیہ کی بقاء اور بحالی کی راہ کی سب سے بڑی مشکل علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ ہے۔ تاریخ رسالت و نبوت میں نبی

اور رسول کے آنے کی گھڑی وہی رہی ہے جب:

(۱) حاملِ کتاب وسنت قوم پر پوری طرح علماء۔مشائخ۔مذہبی اقدار عارضہ کا غلبہ ہوجائے ـــــیا۔

(۲) مجتبی قوم کے ملاء پوری طرح علماء۔مشائخ۔مذہبی اقدار عارضہ کے تابع ہو جائیں۔

(۳) علماء۔مشائخ۔مذہبی اقدار عارضہ زندگی کے ہر شعبے سے دین اللہ کو پوری طرح بے دخل کرنے میں کامیاب ہوجائے۔

آج امتِ مسلمہ پوری طرح علماء۔مشائخ۔مذہبی اقدار عارضہ کی گرفت میں آچکی ہے۔لیکن ہم نبی آخرالزماں ﷺ کی امت اور آخری امت ہیں اس لئے یہ زمانہ دراصل حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے آنے کا ہی زمانہ ہوسکتا ہے۔ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی آمد دراصل علماء۔مشائخ۔مذہبی اقدار کے خاتمہ کا اعلان ہوگا۔ان شاءاللہ۔

(۴) مذہبی علوم۔مذہبی اقدار عارضہ (Religious Sciences- Religious Values Syndrome) امتِ مسلمہ میں سب سے زیادہ مظلوم طبقات علماء اور مشائخ کے ہیں۔

اسی طرح ظلم کا سب سے بڑا میدان مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کا میدان ہے۔علماء اور مشائخ سب سے زیادہ مظلوم اس طرح ہیں کہ مذہبی علوم کے نام سے صدیوں سے انہیں جو کچھ پڑھایا گیا اور مذہبی اقدار کے نام سے انہیں جو کچھ سکھایا گیا اس کا اسلامی علوم اور اسلامی اقدار سے دور دور کا کوئی واسطہ نہیں۔ان بے چاروں نے پوری دیانت داری اور خلوص کے ساتھ ان

Marfat.com

مذہبی علوم کو اسلامی علوم کے نام سے نہ صرف یہ کہ پڑھا بلکہ اس کی ترویج، صیانت اور حفاظت میں اپنی زندگی کھپادی۔ اسی طرح ان بے چاروں نے پوری دیانت داری اور خلوص کے ساتھ ان مذہبی قدروں کو اسلامی اقدار کے نام سے نہ صرف سیکھا بلکہ اس کی ترویج، صیانت اور حفاظت میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

لیکن ان کی یہی دیانت داری یا ان کا یہی خلوص دراصل انہیں سب سے زیادہ مظلوم ہوتے ہوئے سب سے بڑا ظالم بھی بنا گیا۔ چنانچہ اسلامی علوم او راسلامی اقدار کی ترویج، حفاظت اور صیانت کے نام پر انہوں نے نسلاً بعد نسلٍ ان مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کو منتقل کر کے اور مسلم معاشرے کو ان کے تابع رکھ کر امتِ مسلمہ اور دین اللہ کی ہر قوت کا خاتمہ کر دیا۔

نبوت و رسالت کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ علماء و مشائخ نے اسلامی علوم اور اسلامی اقدار سے مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کی طرف منتقل ہو جانے کے بعد مراجعت کی ہو۔ (الاعراف ۴۱۔۳۵)

(۵) طبقاتی عارضہ (Class Syndrome)

عہدِ حاضر میں امتِ مسلمہ کی بحالی میں واقع مشکلات و موانع میں ایک عظیم مشکل اور مانع طبقاتی عارضہ (Class Syndrome) ہے اس عارضہ نے امت کو پہلے دو حصوں میں پھر سینکڑوں حصوں میں منقسم کر کے تتر بتر کر رکھا ہے۔ اور سنگین سے سنگین حالات میں بھی یہ امت اپنی ساری طاقت کو نہ یکجا کر پاتی ہے اور نہ بروئے کار لا پاتی ہے۔ طبقاتی عارضہ کی پہلی تقسیم ہے:

(۱) افقی Horizontal ـــــ اور ـــــ

Marfat.com

(۲) عمودی Vertical

پھر پوری امت انہیں دو تقاسیم میں سینکڑوں ٹکڑوں میں بنٹ کر رہ گئی ہے یعنی ہر طبقے اور اس کے ذیلی طبقے میں پائی جانے والی افقی اور عمودی تقاسیم۔ پھر ان میں ہر طبقہ اصل طبقاتی عارضہ (Class Syndome) کے تحت بیمار اور لاغر ہو کر جاں کنی کی حالت کو پہنچ گیا ہے۔

امت میں موجود طبقاتی عارضہ (Class Syndome) کی تین بڑی صورتیں ہیں:

(۱) حکمراں ——— عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج

(۲) علماء ومشائخ ——— عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج

(۳) مذہبی علوم ——— عصری علوم تقسیم یا خلیج

(۶) حکمراں.....عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج:

خلافتِ راشدہ کے بعد حضرت عمر ابن عبدالعزیز کے عہد کو چھوڑ کر یہ تقسیم زیادہ راسخ اور یہ خلیج زیادہ وسیع ہوتی جارہی ہے۔ آج حکمرانوں اور عامۃ المسلمین کے مابین واقع خلیج بالکل آخری صورت اختیار کر چکی ہے۔ یعنی گویا ایک ڈبے کے دو جانب دو بالکل مخالف سمت میں لگے دو انجن جو اپنی اپنی سمت آگے بڑھنے اور ڈبے کو لے جانے کے لئے زور آزمائی کر رہے ہوں۔

حکمران بھی انسان ہوتے ہیں۔ ان کے اندر بھی وہ ساری خوبیاں اور خامیاں پائی جاتی ہیں جو انسان کا خاصہ ہے۔ چنانچہ تاریخ میں حکمرانوں کی متعدد قسمیں پائی جاتی رہی ہیں مثلاً

(۱) نیک حکمراں

(۲) نیک مگر بزدل/کمزور حکمراں

(۳) خودغرض حکمراں (خودکفیل مسلم مگر خودغرض حکمراں)

Marfat.com

(۴) برے حکمراں (خود کفیل مسلم مگر ظالم حکمراں)

(۵) نہایت برے حکمراں (کمزور، بزدل، خودغرض، شیطانی قوتوں کے عمیل ظالم حکمراں)

دجّالِ اکبر کی آمد کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ امتِ مسلمہ میں حکمرانوں کی صورتِ حال چوتھے درجے سے پانچویں درجے کی طرف چلی جائے۔

ابھی چند ہفتوں قبل شائع ہونے والی ٹامی فرینکس (Tommy Franks) کی کتاب امیریکن سولجر (American Soldier) اگرچہ ایک سنسر کردہ کتاب ہے لیکن اس کے باوجود اس میں مندرجہ معلومات امتِ مسلمہ کے موجودہ حکمرانوں کی خوبیوں/خامیوں اور ان کی حقیقی صورتِ حال کو پوری طرح اجاگر کرتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(General Tommy Franks: American Soldier: Reagon Books, 2004)

Marfat.com

اہداف ومقاصد

(۱)اس باب میں تدبیر وتوجیہ کے حوالے سے کچھ باتیں ''فتنۂ دجال اکبر: خطرات و تدابیر''اور دجال اکبر: تفکیر ،تدبیر اور تعمیل: جلد اوّل'' میں عرض کردی گئی ہیں۔مزید چند امور ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۲)عالم عیسائیت سے بالعموم مفاہمت، باہم افہام وتفہیم اور غیر معاندانہ تعلق یا کم از کم غیر مشکوک تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔

(۳)رومن کیتھولک کلیسیا یعنی ویٹیکن (Vatican) سے اعلیٰ ترین سطح سے مقامی سطح تک امت کے مفاہمانہ اور خوش گوار روابط کی ابتداء کی جانی چاہئے۔

(۴)رومن کیتھولک کلیسیا کی طرح اور اسی درجے پر دیگر آرتھوڈوکس کلیسیا مثلاً:

(۱)	یونانی آرتھوڈوکس کلیسیا	(Greek-Orthodox Church
(۲)	شامی آرتھوڈوکس کلیسیا	Syrian Orthodox Church
(۳)	روسی آرتھوڈوکس کلیسیا	Russian Orthodox Church
(۴)	قبطی آرتھوڈوکس کلیسیا	Coptic Orthodox Church
(۵)	ارمنی کلیسیا	Armenian Church

سے بھی مفاہمانہ اور خوش گوار روابط کی ابتداء کی جانی چاہئے۔

(۵)یہ روابط نہایت پروقار، عالمانہ اور مفاہمانہ ہونے چاہئیں۔اس عاجز کا اندازہ ہے

Marfat.com

کہ اس تعلق سے سب سے بڑی مشکل خود امت مسلمہ محمدیہ کے یہاں داخلی طور پر پیش آئے گی۔ اور وہ مشکل ہے درج ذیل امور کے تعلق سے امت کے علمی اور تجرباتی معیار کا ناقابلِ بیان حد تک پست ہونا:

(۱) امت کے پاس اسلام ـــــ دین اللہ ـــــ کا کوئی قابلِ لحاظ علمی وفکری سرمایہ موجود نہیں۔ سارا کا سارا سرمایہ ـــــ اسلام ـــــ مذہب کا ہے۔

(۲) امت کے پاس قران ـــــ الہدیٰ ـــــ جو پوری کائنات کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہے ـــــ پر مشتمل کوئی علمی وفکری سرمایہ موجود نہیں۔

(۳) امت کے پاس سنت رسول اللہ ﷺ ـــــ جو پوری انسانیت کے لئے بھیجی گئی تھی ـــــ پر مشتمل کوئی علمی وفکری سرمایہ موجود نہیں۔

(۴) امت کے پاس ان تمام مذاہب سے متعلق حقیقی اور براہ راست علم نہیں۔ امت اس تعلق سے اتنی تہی دامن ہے جس کا شاید اسے خود کوئی اندازہ نہیں۔ اگر اس کی تہی دامنی کو یوں ملخص کیا جائے تو نادرست نہ ہوگا۔ پچھلے تیرہ سو سالوں میں امت کا سب سے زیادہ تعامل عیسائیت سے ہوا۔ اس کے باوجود:

(۱) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسی کوئی لائبریری پائی نہیں جاتی جہاں عیسائیت کے منابع، مصادر اور مراجع کا قابلِ لحاظ ذخیرہ دستیاب ہو۔

(۲) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسے دس دانش ور مشکل سے دستیاب ہوں گے جو عیسائیت کا علم براہِ راست اس کے منابع، مصادر اور مراجع سے رکھتے ہوں۔

(۳) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسے دس ''علماء'' مشکل سے دستیاب ہوں گے جو عیسائیت کا علم براہِ راست اس کے منابع، مصادر اور مراجع سے رکھتے ہوں۔

Marfat.com

دیگر مذاہب کے تعلق سے صورتِ حال کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے۔

(۶) عیسائی دنیا کے مذہبی تشخصات کے علاوہ عیسائی ملکوں سے بھی پروقار مفاہمانہ تعلقات استوار کئے جانے چاہئیں۔

(۷) ہندوستان کے تمام مذاہب سے بالخصوص سناتن دھرم سے پروقار مفاہمانہ تعلقات استوار کئے جانے چاہئیں۔

(۸) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ اور امتِ مسلمہ کے مابین تعلقات اور تعامل کے تعلق سے انقلابی فیصلے اور اقدامات کی فوری ضرورت ناگزیر محسوس ہوتی ہے۔ ان فیصلوں اور اقدامات کو درج ذیل نکات میں ملخص کیا جاسکتا ہے:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو درپیش انہدام سے بچایا جائے۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو انہدام سے بچانے کی اولین صورت یہ ہوسکتی ہے کہ:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ اور امتِ مسلمہ کے مابین تصادم سے گریز کیا جائے۔

(۲) جہاں جہاں تصادم ہو رہے ہیں وہاں سے پروقار مفاہمانہ الگاؤ کی صورت نکالی جائے۔

(۳) جہاں ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ نادیدہ قوتوں کے ذریعہ بری طرح الجھادیا گیا ہو وہاں سے اسے باہر آنے (Extrication) میں مدد دی جائے۔

(۴) یہ سارے اقدامات فی الفور ہوں۔

(۹) یہ ایک حقیقت ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو کبھی مقتدرہ کے سامنے نہایت کمزور ہے۔ لیکن اگر دوسرے زاویہ سے دیکھا جائے تو یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ فی

Marfat.com

الوقت امتِ مسلمہ محمدیہ کے مقاصد کے حصول کے لئے کوکبی مقتدرہ کے سامنے لائی جاسکنے والی وہ روئے ارض پر سب سے بڑی قوت ہے۔اس تناظر میں ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ امتِ مسلمہ کے لئے سب سے بڑا Deterrent ہوسکتا ہے۔

(۱۰) کوکبی مقتدرہ کی قوت، اس کے ارادے اور اس کے اقدامات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ امت کے پاس ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے Deterrent ہونے سے استفادہ کی مدت دس سالوں سے زیادہ نہیں۔اس عاجز کے نزدیک یہ صورتِ حال دس سال بھی برقرار رہ جائے تو بسا غنیمت ہوگی۔لہذا ان دس سالوں میں امت کو چاہئے کہ وہ اپنی ساری توانائی بروئے کار لاکر خالص امتی Deterrent حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(۱۱) اس دوران امت کو کوکبی مقتدرہ سے کلی تصادم (Total Showdown) سے اجتناب کرتے ہوئے ہمہ دم خود کو اس کے لئے تیار کرے۔

(۱۲) مذکورہ مقاصد کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ امتِ مسلمہ کی موجودہ قیادت میں درج ذیل مسائل ہیں:

(۱) موجودہ قیادت میں موجود یا ان کے مابین موثر ایسے افراد کی بے حد کمی ہے جو مثلاً ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کی باہم گتھی ہوئی رگوں اور نسوں (Veins and Sinews) کو الگ الگ پہچان سکیں یا ایک ہی مخرج سے نکلی ہوئی بظاہر یکساں نظر آنے والی تجاویز کو اس کے DNA کی بنیاد پر الگ الگ کر سکیں اور ان کے مابین توازن رکھتے ہوئے خذ ما صفا ودع ما کدر کا فیصلہ کرسکیں۔

(۲) موجودہ قیادت میں ایسے افراد کی بے حد کمی ہے جو مذکورہ نزاکتوں کا لحاظ کرتے ہوئے تدبیر سازی کرسکیں۔

(۳)اسی طرح موجودہ قیادت میں ایسے افراد کی بے حد کمی ہے جو مذکورہ امور کی احسن تعمیل کر سکیں۔

(۱۳)ایسی نازک صورتِ حال میں جہاں ایک جانب قیادت کو دیانتدارانہ طور پر اس خوش فہمی سے نکل آنا چاہئے کہ وہ کما حقہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہی ہے وہیں دوسری جانب امتِ مسلمہ کو بھی اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے کہ اس کی قیادت کے اعمال اس کے لئے ''میثاق محمدی'' کے تعلق سے فرض کفایہ کی حیثیت سے قبول کر لئے جائیں گے اور ان سے باز پرس نہیں ہوگی۔

Marfat.com

مصابراتی پیش قدمی

(۱) امتِ مسلمہ محمدیہ بالخصوص عامۃ المسلمین ''میثاقِ محمدی'' کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے صرف نظر نہیں کر سکتے لہذا پیش قدمی کے بطور انھیں 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے باضابطہ فیصلے کرنے چاہئیں۔

(۲) یہ پیش قدمی مصابراتی سطح پر (Non-Governmental) ٹاسک فورس (Task Force) کے قیام سے فی الفور کی جاسکتی ہے۔ ممکن ہو تو اس سلسلے میں متعلقہ حکومتوں سے باہم تعاون بھی کیا جانا چاہئے۔

(۳) عامۃ المسلمین تاریخی طور پر ہمیشہ 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں لیکن اس حوالے سے ان کے یہاں بعض بنیادی خامیاں پائی جاتی رہی ہیں۔ آئندہ ان خامیوں کے ساتھ کوئی فرد یا گروہ 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے میں قابل ذکر خدمت انجام نہیں دے سکتا۔ مذکورہ بنیادی خامیاں درج ذیل ہیں:

(ا) جیبی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام جیبی ذاتی اور خانہ زاد سطح پر کیے جانے لگے۔

جس امت میں قران وسنت موجود ہو اس میں سینکڑوں سالوں سے بڑے بڑے اور عظیم الشان کام تک جیبی سطح پر ہونے لگیں تو انسانی تاریخ میں اس سے بڑے

Marfat.com

انحطاط کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے قطع نظر اس کے کہ ایسے کام کرنے والے مخلص ہوں یا غیر مخلص۔

(۲) غیر منظم: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام غیر منظم (داخلی سطح پر Micro-Level) طور پر ہونے کا رواج ہو گیا۔

(۳) غیر فنی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام غیر فنی اور غیر ماہرانہ طور پر کرنے کا رواج ہو گیا۔

(۴) موقتی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام موقتی اور عارضی طور پر کرنے کا رواج ہو گیا۔

(۵) عدم انتقالی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام معلومات، مہارت اور تجربہ کی سطح پر یک نفری/ یک گروہی/ یک عہدی بن کر رہ گیا۔ ایسی کوئی صورت یا طریقۂ کار وضع کیا نہیں جا سکا یا ایسا طریقۂ کار برقرار نہ رہا کہ متعلقہ خدمات کی معلومات، مہارت اور تجربہ ایک نفر سے دوسرے نفر کو/ ایک گروہ سے دوسرے گروہ کو/ ایک نسل سے دوسری نسل کو/ ایک عہد سے آئندہ کے عہد کو منتقل کیا جا سکے۔

(۴) آئندہ 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کی خدمت ——— جیسی، غیر منظم، غیر فنی، موقتی اور عدم انتقالی خصوصیات رکھ کر ادا کرنا ہی ناممکن اور محال ہوگا۔

(۵) 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے حوالے سے پانچ اقسام کے ٹاسک فورس بنائے جا سکتے ہیں۔ جن کے کام اور خدمات متعین ہونے چاہئیں۔ یہ پانچ اقسام اور ان کی ذیل خصوصیات (Specialization) درج ذیل ہیں:

Marfat.com

(۱) طبی (Medical):

(الف) روایتی برائے زمانہ امن (Conventional-Peace-time)

(ب) فاجعاتی۔ قحط ،سیلاب، زلزلہ (Disaster-Famine, Flood, Accident)
،حادثہ

(ج) شورش زدہ، حالات کے لئے (Riots-Disturbances)
مثلاً فسادات،شورش ۔

(د) روایتی برائے جنگ (Conventional-War-Time)

(ہ) غیر روایتی برائے جنگ (Non-Conventional-War-Time)

(۱) کیمیاوی (Chemical)

(۲) جراثیمی (Bacteriological)

(۳) جوہری (Nuclear)

(۴) حیاتیاتی (Biological)

(۵) طبیعیاتی مثلاً برقی (Physical-Electrical)

(۶) جسمانی (Physiological)

(و) نفسیاتی برائے تسلیہ (Psychological-Trauma Management)

(۲) امدادی و تحفظی (Salvage & Rescue):

(۱) ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(۱) سیلاب ،قحط، زلزلہ، حادثات، فسادات، کیمیاوی، جراثیمی، جوہری، حیاتیاتی

Marfat.com

حادثات،اور زمانہ جنگ کے کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبعیاتی ضربات سے مجروح لوگوں کی جان بچائے اور انہیں نکال سکے۔

(۲) جو کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبیعیاتی آلودگی سے پرنعشوں کی تدفین کر سکے۔

(۳) کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبیعیاتی طور پر آلودہ اناج، نباتات، زمین، اشیاء، پانی، دودھ، مویشیوں اور پھل وغیرہ کے تعلق سے عام لوگوں کو مشورہ اور مدد دے سکے۔

(۳) تریلی (Logistical):

ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(۱) بری (On Land)

(۲) نہری (Across Rivers)

(۳) بحری (In Sea & Ocean)

(۴) فضائی (In Air) اور

(۵) خلائی (In Space) ——

طور پر انسانی جانوں کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے ضروری تریلی مدد (Required Logistic Help) پہنچا سکے۔

(۵) ابلاغی (Communicational):

ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(۱) مصیبتوں میں گرفتار،

Marfat.com

(۲) محصور،

(۳) لاپتہ،

(۴) بچھڑے، اور

(۵) منتشر

افراد کو ابلاغی طور پر:

(۱) حادثاتی علاقوں (Disaster Areas)

(۲) شورش زدہ علاقوں (Disturbed Areas)

(۳) جنگی علاقوں (War Zones)

——— میں مربوط کر سکیں۔

(۶) مصابراتی طور پر ایسے ٹاسک فورس پانچ پہلوؤں سے لازماً خود کفیل ہوں۔ یہ پانچ ابعاد درج ذیل ہیں:

(۱) افرادی قوت (Personnel)

(۲) خصوصی آلہ جات (Special Equipments)

(۳) خصوصی مہارت (Specific Expertise)

(۴) مطلوبہ مالیات (Required Finance)

(۵) تخصص (Specialisation)

امت اس کا لازمی اہتمام کرے کہ مذکورہ پانچوں پہلوؤں کا حصول خالصتاً امتی سطح کے وسائل کو بروئے کار لا کر ہو۔

(۷) مصابراتی طور پر ایسے 'ٹاسک فورس' کم از کم دس افراد پر مشتمل ہو سکتے ہیں۔

(۸)مصابراتی طور پر 'ٹاسک فورس' درج ذیل سطحوں پر غیر سرکاری (Non-Governmental)اوررضا کارانہ(Voluntary)ہوں۔

(۱) مقامی (Local)

(۲) ضلعی (District)

(۳) صوبہ جاتی (Provincial)

(۴) ملکی (National)

(۵) منطقہ جاتی (Regional)

(۶) بین الاقوامی (International)

(۷) ارضی (Global)

(۹) ایسے 'ٹاسک فورس' مقامی سطح سے لے کر ارضی سطح تک ممکن حد تک باہم معاونت(Co-ordination)اورارتباط(Net-Working) بھی کر سکتے ہیں۔

(۱۰)مقامی سطح پر ایسے چھوٹے چھوٹے 'مصابراتی ٹاسک فورس' قائم کر کے امت کو بلا تفریق مذہب وملت 'انسانی جانوں' کی حفاظت اوران کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے فی الفوراقدامات کرنے چاہئے۔

(۱۱)یہ بات پوری طرح واضح رہنی چاہئے کہ 'ٹاسک فورس' کی اصل خوبی ان کا حجم اوران کے وسائل نہیں بلکہ درج ذیل امور ہیں:

(۱) مثالی نظم (Excellent Organisation)

(۲) سرعت (Swiftness)

(۳) حرکیت (Mobility)

Marfat.com

(۴) مہارت (Expertise)

(۵) تخصص (Specialisation)

چنانچہ ان خصائص سے بھرپور طور پر لیس ایک چھوٹا گروہ مذکورہ خوبیوں سے عاری بڑے گروہ سے ہزار گنا بہتر ہے۔

(۱۲) تخصص (Specialisation) کے حوالے سے درج ذیل امور قابلِ توجہ ہیں:

(۱) مصابراتی سطح پر صرف ایک کام میں تخصص پر مشتمل چھوٹا گروہ بہتر ہے اس بات سے کہ چار چیزوں میں ادھوری مہارت کے ساتھ بڑا گروہ ہو۔

(۲) مصابراتی سطح پر Micro تخصص بہتر ہے Macro صلاحیت اور تخصص سے

(۳) مقامی طور پر ایک بڑے 'ٹاسک فورس' سے بہتر ہے کہ چند افراد پر مشتمل چھوٹے چھوٹے سو گروہ ہوں جو الگ الگ سو چھوٹے چھوٹے (Micro) امور میں تخصص کے حامل ہوں۔ مثلاً زلزلہ میں ہر طرح کے کام کرنے سے بہتر ہے کہ کوئی گروہ چھوٹا ہو مگر صرف اس میں تخصص رکھتا ہو کہ وہ ملبے میں دبے صرف زندہ لوگوں کو نکالے۔

(۴) ایک بڑے 'ٹاسک فورس' سے بہتر ہے کہ سو نادر امور میں سو الگ الگ چھوٹے گروہ تخصص کے حامل ہوں۔ مثلاً ایسی جینیاتی طور پر تبدیل شدہ (Genetically Modified Cow or Sheep) گائے یا بھیڑ کو قابو میں کرنا جسے معاندانہ طور پر معاشرے میں چھوڑ دیا گیا ہو یا جو حادثاتی طور پر فطری گایوں یا بھیڑوں میں مل گئی ہو۔ یا جینیاتی طور پر تبدیلی شدہ پھل بیج یا فصل جو فطری پھلوں، بیجوں یا فصلوں میں مل گئی ہو یا ملا دی گئی ہو۔ یا سنتھیٹک نانو پار

Marfat.com

معرکۂ دجّال و اکبر

تفکیر، تدبیر اور تعمیل

جلد دوم

اسرارِ عالم

دارالعلم، نئی دھلی

Marfat.com